صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 8 مارچ 2004 بمطابق 16 محرم 1425 ہجری صبح دس بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَO وَلَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ نَسُوا۟ ٱللَّهَ فَأَنسَىٰهُمْ أَنفُسَهُمْ ۚ أُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَـٰسِقُونَO لَا يَسْتَوِىٓ أَصْحَـٰبُ ٱلنَّارِ وَأَصْحَـٰبُ ٱلْجَنَّةِ ۚ أَصْحَـٰبُ ٱلْجَنَّةِ هُمُ ٱلْفَآئِزُونَO لَوْ أَنزَلْنَا هَـٰذَا ٱلْقُرْءَانَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُۥ خَـٰشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ ٱللَّهِ ۚ وَتِلْكَ ٱلْأَمْثَـٰلُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَO

(ترجمہ) اے ایمان والوں! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص یہ دیکھ لے کہ کل قیامت کے لئے اس نے کیا اعمال بھیجے ہیں؟ اور ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تمھارے سب اعمال سے باخبر ہے اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے اللہ کے احکامات کو بھلا دیا۔ تو اللہ نے بھی انہیں اپنی جانوں سے غافل کر دیا اور ایسے ہی لوگ نافرمان فاسق ہوتے ہیں۔ اہل جہنم اور اہل جنت (باہم) برابر نہیں۔ جو اہل جنت ہیں، وہی کامیاب ہیں۔ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تو دیکھتا کہ خوف الٰہی سے وہ پست ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

جناب انور کمال: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ایک اہم مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر آپ تھوڑا پروسیجر کو Complete کرنے دیں تو۔۔۔۔۔۔

جناب انور کمال: ایک سیکنڈ اگر آپ اجازت دیں، بڑے عرصے کے بعد ہم مل رہے ہیں۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سب کو انشاءاللہ وقت دونگا۔

جناب انور کمال: جناب والا! مجھے ایک منٹ کی اجازت دے دیں۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: میں بات کرلوں، جناب؟ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔

جناب انور کمال: میں پہلے کھڑا ہوا تھا اور آپ سے ریکویسٹ کی تھی۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: میں درخواست کرتا ہوں آپ سے کہ مجھے وقت دے دیں، یہ نو سو ملازمین کی موت وحیات کا مسئلہ ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: میں موقع دے رہا ہوں، سب کو موقع دونگا۔ 'Leave applications' جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، انکے اسمائے گرامی ہیں: محترمہ یاسمین خان صاحبہ، ایم پی اے اور محترمہ آفتاب شبیر صاحبہ، ایم پی اے، دونوں نے آج کیلئے رخصت کی درخواستیں دی ہیں۔ Is it the desire of the House that leave may be granted?

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker: Leave is granted.

مسند نشین حضرات کی تقرری

Mr. Speaker: Panel of chairmen. In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of North West Frontier Province Procedure and Conduct of Business Rules 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority to form the Panel of Chairmen for the current session:-

(1) Dr. Muhammad Zakir Shah, MPA.

(2) Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA.
(3) Mr. Sikandar Hayyat Khan, MPA. and
(4) Maulana Muhammad Asmat ullah, MPA.

درخواستوں کے بارہ میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: Item No.4 Committee on Petitions. In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of North West Frontier Province, Procedure and Conduct of Business Rules 1988, I here by nominate a Committee on Petitions comprising the following Members, under the chairmanship of Mr. Ikram ullah Shahid, Honourable Deputy Speaker:

(1) Dr. Muhammad Zakir Shah, MPA.
(2) Syed Zahir Ali Shah, MPA.
(3) Mr. Ibrahim Khan, MPA.
(4) Mr. Khalil Abbass Khan, MPA.
(5) Mr. Saeed Khan, MPA. and
(6) Mr. Muzaffar Said, MPA.

جی انور کمال خان صاحب، پلیز۔

برطانیہ کے وزیر خارجہ کی پشاور آمد پر غیر معمولی حفاظتی اقدامات

جناب انور کمال: جناب سپیکر، میں آج کی اس اسمبلی میں تمام اراکین کو خوش آمدید بھی کہونگا۔جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ پچھلے دو دونوں سے، دو دن پہلے آپ کو شاید علم ہو اور ہمارے دیگر اراکین اسمبلی کو بھی اس چیز کا علم ہو گا کہ برطانیہ کے وزیر خارجہ جیک سٹرا پشاور تشریف لائے تھے اور الحمد للہ پاکستان 1947ء میں آزاد ہوا تھا، لیکن مجھے اس دن احساس ہوا کہ ذہنی طور پر ہم آج بھی غلام ہیں انہی لوگوں کے جن لوگوں سے ہم نے ساٹھ سال پہلے آزادی حاصل کی تھی اور یہ تو ہمیشہ ہم کہتے رہے ہیں کہ جناب سپیکر، کسی مہمان کو یہاں پر قدر دینا، اسکی عزت کرنا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہماری حکومت جو قدر جو عزت ایسے مہمانوں کو دیتی ہے وہ بلاشک وشبہ ان کو دینی چاہیے لیکن اگر آپ کسی مہمان کی مہمانداری میں اس حد سے آگے بڑھ جائیں کہ تمام لوگوں کو یہ احساس ہونے لگے کہ ہم آج بھی ان انگریزوں کے غلام ہیں اور صوبہ سرحد اور پشاور کے تمام راستے ایک وزیر خارجہ کیلئے، جس کیلئے اپنے ملک میں کوئی ٹریفک کا سگنل بھی بند نہیں کرتا اور آپ اس کیلئے سورے پل سے لیکر حیات آباد تک کی تمام چوراہوں کو پولیس کے ذریعے بند

کر دیتے ہیں جسکی وجہ سے لاکھوں اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ وہاں پر کھڑے ہوتے ہیں اور ٹریفک جام ہو جاتی ہے اور ٹریفک جام بھی ایسی نہیں جناب سپیکر، کہ کسی راہ گزرتے شخص کو آپ پانچ منٹ کیلئے روک لیں، پورے دو گھنٹے، تین گھنٹے صبح سے لیکر یہ سلسلہ جاری رہااور لوگ ایک سڑک سے دوسری سڑک پر مارے مارے پھرتے رہے اور وہاں پر جناب والا، لوگوں کی پولیس کے ساتھ ہاتھاپائی بھی ہوتی رہی اور اس وقت ہمیں یہ احساس ہوا کہ ہم آج بھی ذہنی طور پر ان لوگوں کے غلام ہیں۔ جناب سپیکر! ہماری حکومتوں کو چاہیئے یہ تھا کہ ان کو آئینہ دکھاتے کہ ان کے چہرے ان کے سامنے آتے، جو ان کی پالیساں ہیں، جو وہ عالم اسلام کے خلاف، مسلمانوں کے خلاف قدم اٹھارہے ہیں تو آج وہ کیوں ڈرتے ہیں؟ ایک طرف تو وہ اپنے آپ کیلئے سپر پاؤر کا دعویٰ کرتے ہیں، ایک طرف تو وہ افغانستان میں مسلمانوں کو تہس نہس کر رہے ہیں اور دوسری طرف عراق میں مسلمانوں کے خلاف وہ قدم اٹھارہے ہیں، تیسری طرف وہ کل ایران کو نشانہ بنائیں گے۔ جناب سپیکر! ان لوگوں کو چاہیئے یہ تھا کہ ہماری حکومت ان کی مہمانداری کرتی، ان کی خاطر تواضع کرتی، ان کی قدر عزت کرتی لیکن ان کو اپنا چہرہ آئینے میں ضرور دکھاتی کہ یہ آج آپ کی پالیسوں کا نتیجہ ہے کہ آپ بر سرعام اپنے علاقوں اور اپنے ملکوں میں پھر نہیں سکتے ہیں۔ تو کم از کم ان کو یہ چہرہ ضرور دکھانا چاہیے تھا۔ جناب سپیکر! مجھے اپنے وزیر صحت کے ایک بیان پر بھی بڑاافسوس ہوا کہ انہوں نے اخبار میں بیان دیا کہ بڑا پر سکون ماحول تھا، جب وزیر خارجہ جیک سٹرا تشریف لائے تو پشاور میں بڑا پر سکون ماحول تھااور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صوبہ سرحد میں امن وامان ہے۔ جناب والا! وہاں پر چڑیا پر نہیں مار سکتی تھی، آپ نے تمام راستے بند کر دیئے تھے تو آپ نے تو خود ان کیلئے ماحول پیدا کیا تھا تو اس پر آپ کیوں فخر کرتے ہیں کہ صوبہ سرحد کا ماحول پر امن ہو چکا ہے؟ جناب سپیکر! مجھے اس چیز کی ضرورت نہیں محسوس ہو رہی تھی لیکن ذہنی طور پر میں سمجھ رہا تھا کہ ہم شاید آزاد ہو چکے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ہر ایک آدمی جو تھوڑا بہت بھی ضمیر رکھتا ہو، اسے اس چیز پر اور ان رویوں پر بڑا افسوس آتا ہے اور مجھے یہ امید ہے کہ آئندہ ہماری حکومتیں کم از کم ایسے لوگوں کی قدر بھی کریں، عزت بھی انکی کریں لیکن عوام کو مشکلات میں نہ ڈالیں، ان کیلئے مشکلات کا باعث نہ بنیں، ان کیلئے یہ راستے بند نہ کریں۔ یہ تو آپ کی پھر بھی قدر کرینگے لیکن وہ اپنے ملکوں میں آزاد پھرتے ہیں تو یہاں پر بھی کم از کم یہ آزاد پھرا کریں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: پوائنٹ آف آرڈر سر! میں دوسرے نمبر پر۔۔۔۔۔۔

<u>Mrs. Riffat Akbar Swati</u>: I am on a point of order sir.

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! ماته اجازت را کړئ چه زه خبره اوکړم۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب، ټائم د رکومه خو مخکښے دوئ، تاسو لا نه وئ راغلے۔۔۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: نه جی، یوه خبره مے دے پسے بله کوله۔

جناب سپیکر: دے کښې؟

جناب بشیر احمد بلور: او جی، چه دا خبره ختمه شی نو بیا د دوئ خپله خبره اوکړی۔

جناب سپیکر: جی تاسو ته ټائم د رکومه۔

محترمہ نعیم اختر: جناب سپیکر صاحب! مونږه له۔۔۔۔

جناب سپیکر: ټائم د رکوم۔

وانا آپریشن

جناب بشیر احمد بلور: زما ورور هم خبره اوکړه او په دے باره کښې زه هم دا خبره کوم چه دوئ اووئیل چه مونږه آزاد یو، نه پوهیږم چه مونږه څنګه آزاد یو؟ تاسو به اخبارونو کښې لوستلی وی، یو څو ورځے مخکښے وانا کښې آپریشن شوے دے او څوک مړه دی؟ مسلمانان۔ څوک مړه دی؟ پاکستانیان۔ څوک مړه دی؟ پښتانه،او چا مړه کړی دی؟ مسلمانانو، نو دے باره کښې هم پکار دا ده چه هغه بے شکه ستاسو د حکومت په کنټرول کښې نه راځی خو زمونږه د صوبے یوه علاقه ده، دے د آزادئ خبره کوی، ستا په ملک کښې خپلو خلقو ته آزادی نشته۔ کومه آزادی ده؟ ستا په خپل ملک کښې، تاته آزادی نه ملاویږی او دا ولے کوی دا مرکزی حکومت؟ مونږه به تاسو نه تپوس اوکړو نو تاسو به اووایئ چه دا زمونږه کار نه دے،دا خو مرکزی حکومت کړی دی۔ مرکزی حکومت چا جوړ کړے دے؟ چا ورته تحفظ ورکړے دے؟ ایل ایف او باندے چا دستخط کړے دے؟ دا څلور کاله چه کومه بدمعاشی یا غلط کاورونه چه کوم دے سابقه حکومت کړی وو، چا ورته Indemnity ورکړے ده؟ چا ورته اووئیل چه تا په افغانستان کښې بمباری کړے ده، ټهیک د کړے ده؟ چا ورته اووئیل چه تاسو چه څومره اډے ورکړے دی امریکے ته،

بالکل ټهیک مو ورکړی دی؟ چا ورته اووئیل چه تا ځومره زیاتے کړے دے په دے علاقه کښ،وانا کښ آپریشن کیږی، ټول قبائلوکښ آپریشن کیږی،دا ورله چا تحفظ ورکړے دے ؟ خدائے رسول دپاره سپیکرصاحب،دا هم لږ سوچ اوکړئ چه دے ملک کښ مونږه تحفظ چاته ورکوؤ؟ چه هغه زمونږه د ملک د خلقو په بنیادی حقوقو باندے حملے کوی، په ایل ایف او باندے مونږه دستخط اوکړواو ورته مو داټوله Indemnity ورکړه چه څلور کاله کښ تا هر څومره چه غلطئ کړے دی، هغه ټولے مونږه ته منظور دی،نو دا نه سیاست شو، نه اپوزیشن شو، نه حکومت شو، څه دپاره؟ صرف د حکومت بچ کولو د پاره؟ دا حکومتونه خو دتلو راتلو څیزونه دی خو خپل اصول،خپل اخلاق او خپل سیاست پکار دے چه یو سړے تینګ اوساتی او زه خپل ورور ته دا وایم چه ته د جیک سټرا خبره کوے، ستا خپل ملک کښ ستا خپل خلق په آزادی سره نه شی ګرځیدے، د تحریر آزادی نیشته۔ دا خبره ځکه کوم، نن د نوائے وقت اشتهارات بند دی، ولے بند دی چه هغه د حکومت خلاف خبره لیکی؟ د پریس آزادی نیشته، د جمهوریت آزادی نیشته، د Law and order situation دا حالات دی، تاسو کوئټه کښ اوګورئ، کوئټه کښ څه چل اوشو؟ دیرش، څلویښت کسان شهیدان شول بغیر د څه وجے نه۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما په خپل خیال بشیر بلور صاحب، د صوبے۔۔۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: زما مطلب دا دے چه زه خواست کوم مولانا صاحب ته چه د ټولو د پاره دعا اوکړی۔ مانسهره کښ څه چل اوشو تاسو اوګورئ۔۔۔

جناب سپیکر: د صوبے پورے محدود شئ۔

جناب بشیر احمد بلور: هغه بیله خبره ده خو Genuine او Burning points دا دی چه دے باندے سړے معلومات اوکړی چه دا څومره ظلم زیاتے کیږی، پکار ده چه حکومت دے کښ ایکشن واخلی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: رفعت اکبر سواتی۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر۔۔۔

مانسهره میں امن وامان کی ابتر صورتحال

محترمہ رفعت اکبر سواتی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے ہی میں اس بات کو جوڑونگی لیکن یہ ایسا سانحہ ہے کہ پانچ تاریخ کو ہمارے ضلع مانسہرہ میں ایک ایسا Incident ہوا ہے، ایسی Situation پیدا ہوئی ہے جو بڑی غور طلب ہے اور میں آپ کے نوٹس میں اسلئے لانا چاہتی ہوں کہ ایک Mob کی Situation ہے سر، ایک وہ لوگ ہیں جنکے اختیار میں قانون کی بھاگ دوڑ ہے، اس میں ایک اے۔ ایس۔ آئی، آپ کہیں کہ He was killed in that action، کیسے ہوا؟ یہ ابھی ہم کہہ نہیں سکتے۔ میری آپ سے یہ درخواست ہے اور التجا ہے کہ براہ مہربانی اس کیلئے ہائی لیول ٹریبونل Constitute کیا جائے جس میں کم از کم ہائی کورٹ کے کسی جج کو اس کا Head کرنا بہت ضروری ہے اور اس سلسلے میں لوکل بار، ہائی کورٹ بار اور بار کونسل نے ریزولیوشن پاس کئے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ اگر ہمارے صوبے میں اس طرح کی Law and order situation ہے کہ پولیس کا ایک اہلکار بھی مارا جاتا ہے اور وہ کس کی غلطی سے مارا جاتا ہے یہ تو ٹریبونل ہی بتا سکتا ہے لیکن Situation ہاتھ سے روز بروز نکلتی جا رہی ہے، ہم کہہ رہے ہیں، انور کمال صاحب کہہ رہے ہیں، جیک سٹرا کے آنے پر سارے راستے بند ہوگئے ہیں لیکن ہمارے اپنے ملک کے لوگوں کیلئے، انکے اپنے Genuine demands کیلئے، انکی ضروریات کیلئے کوئی راستے بند نہیں ہوتے بلکہ اس کو مشتعل کیا جاتا ہے۔ یہ کونسی ایسی ایجنسیز ہیں، ان لوگوں کو اس طرف مائل کرتی ہیں یا اس راستے پر لیکر آتی ہیں جسمیں بے گناہ لوگوں کا قتل بھی ہو جاتا ہے اور بے گناہ لوگ پکڑے بھی جاتے ہیں تو میری آپ سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی اس کیلئے ٹریبونل کا ہونا بہت ضروری ہے اور اگر آپ اجازت دیں تو ہم اس کو ایک ایڈ جرنمنٹ موشن کی صورت میں اس ہاؤس میں لیکر آئیں۔

جناب شاہ راز خان: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): سر، میں بھی اس ضمن میں گزارش کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: لیڈر آف دی اپوزیشن، گستاسپ خان۔

قائد حزب اختلاف: سر! میں بالکل رفعت اکبر صاحبہ کی بات کی مکمل تائید کرتا ہوں۔ مانسہرہ میں آئے روز ایسے واقعات رونما ہو رہے ہیں جو پورے عوام کیلئے تشویش کا باعث ہیں۔ جس طرح کہ انہوں نے پانچ تاریخ کے واقعے کا ذکر کیا، Kidnapping جو مانسہرہ کی تاریخ میں اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی، یہ تقریباً ایک سال

کے دوران Kidnapping for ransom ہورہی ہے اور دن دیہاڑے ہورہی ہے اور ہر طرح کے ثبوت موجود ہیں اس میں۔ سر، میں یہ ریکویسٹ کرونگا کہ رفعت اکبر سواتی صاحبہ اس پر ایک ایڈ جرنمنٹ موشن لے آئیں تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کیلئے تو طریقہ ہے، وہ تو لانا چاہیے تھا لیکن پوائنٹ آف آڈر پر، آپ تو پرانے پارلیمنٹرین ہیں، منجھے ہوئے سیاستدان ہیں، میرے خیال میں آپ ایڈ جرننٹ موشن لائیں، ہم Entertain کرینگے، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): سر! لیڈر آف دی اپوزیشن بھی ہیں۔

قائد حزب اختلاف: سر! میں وزیر قانون صاحب کا بہت مشکور ہوں، انہوں نے مجھے یاد کرادیا لیکن اصل بات یہ ہے کہ میں ان سے آپ کے ذریعے یہی درخواست کرنے کیلئے کھڑا ہوا ہوں کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر پر تو بات لے آئی ہیں، یہ اگر ایڈ جرنمنٹ موشن لائیں تو اس پر بات ہو گی۔

جناب سپیکر: بالکل ایڈ جرنمنٹ موشن لائیں۔

قائد حزب اختلاف: ٹھیک ہے جی۔ Thank you.

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ معزز اراکین اسمبلی! موجودہ گیارھویں اجلاس میں شمولیت پر میں اپنی طرف سے اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے عملے کی طرف سے ایک بار پھر آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ آپ جانتے ہیں کہ یہ اجلاس بھی میں نے اپنے آئینی اختیارات استعمال کرتے ہوئے اپوزیشن کی درخواست پر طلب کیا ہے جس کیلئے حزب اختلاف کی طرف سے صوبے کے آئینی حقوق، نیز فوری اور مفاد عامہ سے متعلق اہم امور کو زیر بحث لانے کیلئے چند نکات پر مشتمل ایجنڈا دیا گیا ہے۔ حسب روایت ترجیحات کا تعین کرنے کیلئے مذکورہ ایجنڈے پر پارلیمانی پارٹیوں کے سربراہان کے اجلاس میں مورخہ 4 مارچ 2004ء کو غور وخوض کیا گیا۔ مجھے خوشی ہے کہ افہام وتفہیم کی فضا میں صوبے کی روایات کے مطابق یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ حزب اختلاف اور حزب اقتدار دونوں کی نیتیں صاف اور مقاصد ایک ہیں اور جب نیت صاف ہو تو منزل بھی آسان ہوتی ہے اور مقاصد کے حصول میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی اور وہ ہے صوبے کی عوام کی ترقی اور خوشحالی۔ ایجنڈے کے نکات کی اہمیت کے پیش نظر مذکورہ اجلاس میں یہ متفقہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ موجودہ

اجلاس کے دوران وقفہ سوالات کو معطل رکھا جائیگا تاکہ ایجنڈے کے نکات پر زیادہ سے زیادہ اراکین اسمبلی کو سیر حاصل بحث کرنے کا موقع مل سکےاور ہمیشہ کی طرح موجودہ اجلاس کو بھی کامیابی کے ساتھ ہمکنار کیا جاسکے۔ آخر میں سیکورٹی عملے کے ساتھ آپ سب کے بھرپور تعاون کیلئے مشکور رہونگا۔ شکریہ۔

جناب شاہ راز خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

تعمیراتی مواد کی افغانستان کو سمگلنگ

جناب شاہ راز خان: زه جي يو گزارش کومه۔ دا د درے څلورو ورځو نه جي په اخبارونو کښې يوه مسئله راځي نو زما گزارش دا دے ستاسو په وساطت باندے، د حکومت نمائنده گان او زمونږ مشران دلته کښې ناست دي نو زه وايم چه د هغوی نوټس کښې زه دا خبره راولمه چه د سرئيے او خښتے ريټ ډير زيات سيوا شوے دے او دا د سمگلنګ د وجے نه دے چه دا افغانستان ته سمګل کيږي نو زما گزارش دا دے چه د دے دا ريټ د کنټرول کړلے شي او بله خبره دا ده چه زمونږه څومره Development works شروع دي نو کنټريکټرايسوسی ايشن او دا ټهيکه داران وغيره چه دي نو هغوی وائي چه دا د ننانوے په شيډول باندے زمونږه ريټس دي او هغه بالکل لکه Three time سيوا شوی دی نو که دا شيډول Revise شي چه دا ترقياتي کارونه رکاؤ نه شي، يو مے جي دا گزارش دے، دويم گزارش مے دا دے چه بشير احمد بلور صاحب چه کومه خبره اوکړله، د وانا آپريشن په باره کښې نو دا ډير لوئے ظلم شوے دے، ډير لوئے زياتے شوے دے او زما گزارش دا دے چه د دے اسمبلئ د طرف نه دے باندے يو قرارداد که راشي نو هغه به ډير زيات ښه وي خو دے سره سره زه دا خبره کول غواړمه چه مشرف چه کوم زمونږه په ملک باندے مسلط دے نو هغه دا حق نه لري چه هغه دا ملک امريکے ته حواله کړي او که امريکے ته نه حواله کيږي نو چه ملياميټ ئے کړي او نيست نابود ئے کړي خو د دے سره چه کوم قوتونه د هغه ملگرتيا کوی لکه زمونږه هغه رونړه ، هغه مشران، هغه پارټيانے چه هغه د هغه ملگرتيا کوی، زمونږه څه رونړه وائي چه هغه زمونږه د مشرانو په پاليسئ باندے روان دے نو زه وايم چه زمونږه د دغے مشرانو خو دا

پالیسئ نه وه۔ بله دلته ئے بینرئے لگولے دی چه"کون بچائے پاکستان مشرف خان مشرف خان " نو داسے نمونه صورتحال سره مونږه مخ یو چه زمونږه خپل سیاسی قوتونه پکار ده چه د دے سړئ ملګرتیا نه کوی او که فرض کړه داسے وی چه هلته خو به د هغوی حمایت کومه او اسامه بن لادن د کوم ځائے نه راغلے دے؟ دا خو عرب دے او دے څه کوی د پښتنو په علاقه کښ او میده ئے کړئ او وچقوئ او ختم ئے کړئ او په اسمبلی کښ بیا مونږه وایو چه یره دا خو ظلم اوشو ،زیاتے اوشو، نو زه به صرف دومره خبره اوکړمه چه وائی۔

ے دامن پہ کوئی چھینٹ نہ خنجر پہ کوئی داغ تم قتل کرو ہے کہ کرامات کرو ہے

(تالیاں)

<u>جناب بشیر احمد بلور</u>: جناب سپیکر صاحب! زما ورور ډیرے ښے خبرے اوکړے، مونږه د اسامه بن لادن حمایت نه دے کړے، مونږه د پښتنو خبره اوکړه۔ هغه د عربو نه راغلے دے، هغه پوهه شه او د هغوی کار پوهه شه او دا حکومت پوهه شه۔ ما د پښتنو خبره کړے ده۔ په دے اوس هم فخر کوم او په دے سټینډ هم اخلم چه اسامه بن لادن او عربیانو چه څومره په افغانستان کښ ظلم کړے دے، د هغے مونږه مخالفت کوؤ چه هغه لوټے لوټے افغانستان، امریکه چا راوستے ده؟ هلته دا جهاد چه تاسو، زه خو لس ځله دا خبرے نه کول غواړم خو که ته وایئے نو زه به درته اوکړم چه دا د جهاد اعلان چا کړے وو؟ پاکستان کښ د امریکے په حق سره، د امریکے سره جماعت اسلامی او دا ټول اسلامی جماعتونه یو ځائے وو او د Russia خلاف ئے جدوجهد کړے وو۔ (تالیاں) هغه وخت کښ تاسو ته معلوم نه وو۔ مونږه دا وایو چه دا امریکه نن راغلے ده، دا ستاسو په وجه چه ستاسو پالیسئ داسے وے چه نن امریکه په عراق کښ هم ناسته ده، نن افغانستان کښ امریکه ناسته ده، نن پاکستان هم ویریږی چه امریکه راغلے ده په دے منطقه کښ۔ دا د څه په وجه راغلے ده؟ دا صرف په دے وجه راغلے ده چه تاسو روس غوندے لوئے طاقت ختم کړو او هغه Balance of power ختم شو نو نن په هغه وجه باندے دا حالت جوړ شوے دے------

(شور)

مولانا محمد مجاہد خان الحسین: د امریکے دوستان تاسو یئ۔

جناب سپیکر: دا فیډرل سجیکټ دے ---- (شور)

مولانا محمد مجاہد خان الحسین: امریکه مونږه نه ده راغوښتے۔ د امریکے دوستان تاسو یئی، د مشرف دوستان تاسو یئی، تاسو ورته ووټ ورکړے دے۔ مونږه په امریکه باندے لعنت وایو۔

(شور)

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب، خلیل عباس خان، آرډر پلیز، آرډر پلیز۔

جناب خلیل عباس خان: طالبان د دے دینی جماعتونو پیداوار دے، دوئ د ئے Disown کړی، مونږه خو د وخت نه Disown کړی دی۔ د دے دینی جماعتونو، د جماعت اسلامی---- (شور)

Mr. Speaker: No cross talking at all please.

مولانا محمد مجاہد خان الحسین: مونږه په امریکے باندے لعنت وایو۔ دا خو تاسو وایئی چه د باچا خان په ایجنډا باندے مشرف روان دے---- (شور)

جناب بشیر احمد بلور: مونږه په جمهوریت باندے راغلی یو۔

جناب سپیکر: آرډر پلیز، آرډر پلیز۔ سعید خان صاحب، کښینه۔ نگهت اورکزئی صاحبه!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! میں آج کے حوالے سے بات کرنا چاہونگی----

Mr. Speaker: Order please. Order please.

خواتین کا عالمی دن

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کہ آج 8 مارچ ہے اور آج کا دن خواتین کا عالمی دن ہے۔ سب سے پہلے تو میں یہ ریکویسٹ کرنا چاہتی تھی کہ یہاں یہ مردوں کو تو آج اجازت ہی نہیں دی جاتی، صرف ہم خواتین ہی بولتیں کیونکہ آج کا دن ہمارا دن ہے۔ (تالیاں) جناب سپیکر! آج کے دن کے حوالے سے جو کہ تمام دنیا میں منایا جارہا ہے، پاکستان اور خاصکر میں این ڈبلیو ایف پی کے حوالے سے بات کرونگی کہ میرے سامنے جو میری ایم

ایم اے کی بہنیں بیٹھی ہوئی ہیں جو قابل بھی ہیں اور کسی طور پر مردوں سے پیچھے نہیں ہیں، آج کے دن کے حوالے سے میں مطالبہ کرتی ہوں کہ ان کو کابینہ میں نمائندگی دیکر عورتوں کے مسائل کو کسی حد تک کم کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: نعیم اختر صاحبہ۔

محترمہ نعیم اختر: جناب سپیکر صاحب! آج عالمی یوم خواتین کا دن منایا جارہا ہے تو ہم ایم ایم اے والے بھی لکیر کے فقیر نہیں ہیں، ہم بھی اچھی باتوں کو آگے لاتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ کون بات کر رہا ہے؟ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ کیا بات کر رہا ہے؟ اس دن کے حوالے سے خواتین کے حقوق کی وجہ سے ہماری بہن نے کابینہ میں شمولیت کا مطالبہ کیا تو ہم نے بھی بحیثیت ممبر اسمبلی کے کونسے کام کئے جواب کابینہ میں جا کر کریں گے؟ پہلے تو ہم اپنی حیثیت تو منوالیں ممبر اسمبلی کے طور پر، ہم اچھے کام تو کروادیں۔ (تالیاں) اسی وجہ سے میں اپنی حکومت کی توجہ اس طرف دلانا چاہتی ہوں کہ ماشاءاللہ یہ بہت اچھی بات ہے۔۔۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جناب سپیکر صاحب! اگر مجھے ایک دو منٹ دے دیں تو مہربانی ہوگی۔ جناب سپیکر! چھوٹی سی بات میں Add کرنا چاہتی ہوں آپکی اجازت سے۔ آج پہلی ضرب تو اسی اسمبلی میں ہمیں یہ لگی ہے کہ ہمارے آنریبل سپیکر صاحب نے ایک پٹیشن کمیٹی اناؤنس کی اور اس میں کوئی خاتون نہیں تو یہ پہلی ضرب ہے ہم پر آج۔

محترمہ نعیم اختر: جناب سپیکر! ہماری ایم ایم اے حکومت نے دوسرے صوبوں کی نسبت اور مرکز کی نسبت خواتین کیلئے بہت زیادہ اچھے کام کئے ہیں۔ جو ایشوز کئی سالوں سے چل رہے تھے جس میں شریعت بل کی۔۔۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: زه د غریبانانو خبره کوم، تاسو د امریکے دغه کوئ۔ خدائے د هغه تباه کړی۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا محمد مجاہد صاحب، آرڈر پلیز۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب عالی! تاسو ما ته د خپلے وعدے، دا ډیره اهمه معامله ده جی۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وخت درکومه جی۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب! آج خواتین کو زیادہ موقع دے دیں، ہم انکی تائید کرتے ہیں۔

محترمہ نعیم اختر: تو خواتین کے حوالے سے ہمارے صوبے میں بہت اچھے قوانین بنے ہیں لیکن ہماری حکومت۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

محترمہ نعیم اختر: ہماری اپنی حکومت سے ریکویسٹ ہو گی کہ ان قوانین کو لاگو کیا جائے اور ان پر مکمل عملدرآمد کیا جائے۔ اس حوالے سے میں وزیر تعلیم کو مبارکباد دیتی ہوں جنہوں نے ایک اچھا قدم اٹھایا ہے اور پانچویں جماعت تک جو مفت کتابوں کا اجراء کیا ہے، وہ خواتین اور بچیوں کیلئے بہت اچھی بات ہے کیونکہ جب خواتین Educate ہوں گی، جب وہ اپنے حقوق اور اپنے فرائض سے باخبر ہوں گی، تب وہ آگے آئیں گی تو یہ ایک بہت اچھا اقدام ہے کہ اب ہم پانچویں جماعت تک بچیوں کو مفت کتابیں دیں گے لیکن اس میں جس طرح دو اور سیکمیں آئی تھیں اور فیمیل ایم پی ایز کو اس میں شامل نہیں کیا گیا تھا تو ہم یہ کہیں گے کہ کم از کم خواتین کے جو سکولز ہیں، خواتین ایم پی ایز ان کو مانیٹر کریں ان کو Books دینے کیلئے۔ دوسری بات میں یہ کرنا چاہتی ہوں کہ خواتین یونیورسٹی کا جو پروگرام ہے اور میڈیکل کالج کا، ان پر بھی کام کو جلد از جلد شروع کیا جائے۔ 'خواتین ڈے' کے حوالے سے ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ اس پر ذرا تیزی سے کام شروع کیا جائے۔ دوسرے ہماری صحت ۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے بارے میں آپ کو پھر قرارداد یں لانا ہوں گی اور یا کچھ نوٹس دینا ہو گا۔ بس میرے خیال میں یہ کافی ہے۔

جناب نادر شاہ: سپیکر صاحب! یو گزارش کومه دلته۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا محمد مجاهد صاحب! د دے نه وروستو، جی۔

جناب سعید خان: سپیکر صاحب! زه هم ډیر په طمع یم۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: شکریہ، میں توجہ چاہتا ہوں۔ سپیکر صاحب! میں ایک بہت اہم اور ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔ ضلع نوشہرہ تو ویسے بھی بدبخت ہے اور اس میں جو صنعتیں ہیں، وہ بھی ختم ہوتی جا رہی ہیں۔ نئی صنعت کو کوئی وہاں کام کرنے نہیں دیتا۔ سابق آدم جی پیپر ملز بلاوجہ بند کر دی گئی ہے جس سے نو سو ملازمین بے کار ہو گئے ہیں۔ ان سے پوچھا جائے کہ یہ کیوں ہوا ہے؟ اور اس میں اتنے گھپلے ہوئے ہیں کہ یہ تین ناموں سے

اب تک چل رہی ہے، انٹر نیشنل فلانہ، حامد فلانہ اوڈینگہ فلانہ، تو خدا کیلئے اسکو سامنے رکھ کر ان نو سو ملازمین کو، پھر اس پر ظلم یہ ہوتا رہا کہ تنخواہ دیتے تھے وہ پندرہ سو اور دستخط لیتے تھے وہ پچیس سو پر، تو یہ بہت ضروری چیز ہے۔ میرے پاس ہزاروں لوگ آتے ہیں، میں کیا کروں؟ میں بھی ان کے ساتھ روتا ہوں اور وہ بھی روتے ہیں۔ تو خدا کیلئے اس اہم معاملے پر توجہ دی جائے اور اسکی انکوائری کرائی جائے۔

جناب سپیکر: سعید خان صاحب!

جناب نادر شاہ: سپیکر صاحب! تاسو خو ما ته وئیلی وو چه زه تا سو له وخت درکومه۔

جناب سپیکر: په دے پسے تاسو له درکوم وخت۔

جناب سعید خان: اعوذ بالله من الشیطن الرجیم---

جناب سپیکر: سعید خان صاحب! څه وئیل غواړے ؟

جناب سعید خان: زمونږه د پریذیډنټ صاحب نوم دلته کښې واغستلے شو او دا اووئیلے شو چه هغه مسلط شوے دے نو زه دوئ ته Clarify کول غواړم، ړومبے چه مسلط شوے نه دے ، خلق په یو قسمه Elect کیږی، هغه په دوه قسمه Elect شوے دے------ (تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! دا الیکشن نه دے ، دا الیکشن نه دے ، دا د آئین د لاندے الیکشن نه دے۔

جناب سعید خان: اول په ریفرنډم او بیا په هغه طرز باندے ، په کوم باندے چه هم ستاسو مشرانو مونږ سره دستخطے کړی دی نو په هغه طرز باندے شوے دے ، دا یوه خبره جی۔ (تالیاں) دویمه خبره جی، دلته کښې اوس ذکر اوشو د وانا آپریشن او دا اسلام د دے دغه نو زه د دے وانا آپریشن متعلق دے گونمنټ ته یوه خبره په گوته کوم جی۔ په دے ژوند کښې دا اصول چه وی نو دا د انسان د کردار یوه نقشه وی، زما اے۔این۔پی سره ډیر لوئے اختلاف دے خو زه به ئے په یو شی Appreciate کړم۔ د پختونخوا سوال چه راغلے وو، دوئ Sitting ministers وو، Sitting government وو خو چه د اصولو خبره راغله نو ځان ئے قربان کړو، اصول ئے

قربان نه کړل۔ استعفیٰ ئے ورکړله او دلته کښیناستل۔ ستاسو چه په وانا باندے دومره لوئے خفګان دے نو په فیډرل ګورنمنټ خو به مو وس نه رسی، په ځان خو مو وس رسی، استعفیٰ ورکړئ۔

(تالیاں)

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: دا آرزو به انشاء اللہ ستا هیچ چرے هم پوره نه شی۔ تاسو خو وایئ دا -----

(قہقہے)

جناب سپیکر: نادر شاہ صاحب۔

جناب مختیار علی: مولانا صاحب! دا خو به څکه نه پوره کیږی----- (شور)

جناب مختیار علی: او بیا ګاډی هم ډیر زیات مزیدار دی، دا کله تاسو پریږدئ۔ دا خو پریږدئ نه -----

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

جناب مختیار علی: زه یو خبره دلته کوم۔

جناب سپیکر: نہیں، مختیار علی خان، مختیار علی خان۔

جناب مختیار علی: یوه خبره جی زه کوم ستاسو په اجازت سره-----

جناب سپیکر: بس او شوه کنه، مطلب دا دے___ جی نادر شاه صاحب!

جناب نادر شاہ: سپیکر صاحب! زما دا ګزارش دے چه په دے اسمبلئ کښ د مردان مالاکنډ روډ په باره کښ تحریک التواء پیش شوے وه، هغه سټینډنګ کمیټئ ته هم تلے ده۔ مونږ دوه پیرے دا سټینډنګ کمیټی هغه روډ ته بوتلله، په 7/1/2004 باندے د سټینډنګ کمیټئ چیئرمین زمونږ سره وو، په هغه ځائے کښ ډائریکټر، ایم۔ډی او ټهیکیداران هم وو او زمونږ سره ئے د دے خبرے وعده اوکړله چه په 31/1/2004 باندے به د مردان تحت بهائی په مینځ کښ چه کومه ټکړه ده، دا به پوره کوؤ او 15/2/2004 پورے د تخت بهائی نه لاندے چه کومه حصه ده چه هغه تحصیله پورے ده، مونږ به ئے پوره کوؤ لیکن تر نن ورځے پورے نه د مردان هغه چه کومه حصه پاتے شوے وه، هغه ټکړه جوړه شوے ده او نه د تخت بهائی نه اخوا

چه د تحصیل هيډ کوارټر پورے کومه علاقه دغه وه، د هغے نه په تخت بهائی کښ دکاندارانو ته، خلقو ته انتهائی تکلیف دے، شدید مشکلات دی، چه کوم خلق په دغه روډونو باندے ځی نو مونږ ته کنځلے کوی او زمونږ په سترګو کښ ګوتے رامنډی. زه خو حیران یمه چه د دے باوجود چه وزیر اعلیٰ په هغے کښ آرډرز هم کړی دی خو لیکن تر اوسه پورے په هغے باندے هیڅ عملدرآمد نه دے شوے۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! Rule suspension، دقرارداد-----

جناب سپیکر: میاں صاحب! جی، عبدالاکبر خان صاحب۔

دعائے مغفرت

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زه خو ړومبے دا خواست کوم چه په کراچئ کښ چه کوم ایم پی اے صاحب د ورځے په رڼړه کښ وژلے شوے دے، د هغے د پاره مولانا صاحب ته وایم چه -----

جناب سپیکر: زما په خیال که کوئټه کښ، دا ټول پکښ شامل کړئ کنه، او جی۔ مولانا عبدالرزاق صاحب!

سید مرید کاظم شاہ: ہاں اس کیلئے کیا جائے، کوئٹہ کیلئے کیا جائے۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: فرید طوفان صاحب کے والد کیلئے-----

مولانا امان اللہ حقانی: د وانا شهیدان پکښ هم شامل کړئ جی۔

جناب سپیکر: ټول څومره چه وفات شوی دی، د هغه مرحومینو په حق کښ د مغفرت دعا اوکړئ۔

(اس مرحلے پر دعائے مغفرت کی گئی)

میاں نثار گل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب! په اے ډی پی -----

میاں نثار گل: شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: گوره ته د نادرشاه صاحب نه جواب غواړے ؟

میاں نثار گل: نه جی، یو منټ -----

جناب سپیکر: نه جی، زه خبره کوم کنه۔

میاں نثار گل: نه جی، یو عرض کوم۔

جناب سپیکر: دا سے چل دے چه اے ډی پی یو آئټم پروت دے په ایجنډا باندے۔

میاں نثار گل: یو منټ ، پوره خبره کومه جی۔ زما وروړ چه څنګه اووئیل چه زمونږ سټینډنګ کمیټی دوه ځله مردان ته -----

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب! دا د حکومت ذمه داری ------

میاں نثار گل: دا جی ډیره ضروری ایشو ده، یو منټ که تاسو زما عرض واورئ نو زه به جی جواب درکړم۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! په اے ډی پی باندے په ایجنډا کښې ډسکشن نه دے۔

میاں نثار گل: خو زه یو منټ اخلم جی، زیات نه اخلم۔ هغه جی دا اخلم چه څنګه چه زمونږ دے وروړ اووئیل چه دوه ځله سټینډنګ کمیټی لاړله او دا مونږ سره ټول چه څومره د سټینډنګ کمیټئ ممبران وو، هغوی هم لاړل خو زه جی په افسوس سره دا وایم، دلته سټینډنګ کمیټئ کښې چه مرنږ محکمے ته څه اووایو په هغه موقع باندے ، په هغے باندے هیڅ عمل نه کیږی جی او دا مونږ سره ممبران دی، مونږ سره سټینډنګ کمیټی درے ځله سائټ ته لاړله، باقاعده Instructions مو ورکړی دی۔ که هغه هلته څه خامئی اوښائی نو ډیپارټمنټ ته پکار دی چه په هغے باندے عمل اوکړی۔

جناب سپیکر: تاسو رپورټ راوړئ، بیا به خبره اوکړئ کنه۔

میاں نثار گل: خو زه په ډیر افسوس سره وایم که مونږ هر څه ورته اووایو، هغه په دے عمل نه کوی۔ دا رونړه ټول موجود دی چه مونږ باربار ځو خوآخر کمیټئ جوړے د څه دپاره دی؟ کمیټئ جی دے د پاره جوړے وی چه که هغه د محکمو څه خامئی ګوری چه هغه ورته اوښائی۔ نو زه تاسو ته عرض کومه چه تاسو ډیپارټمنټ ته دا

یو رولنگ خو ورکړئ چه کمیټی که تاسو ته اووائی چه دا کارونه تیز کړئ، روان کړئ، دے عوام ته به آرام وی نو مونږ تاسو نه دا توقع ساتو چه دے متعلق به تاسو اظهار اوکړئ۔ ډیره ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب عبدالاکبر خان: میں رول 240 کے تحت نوٹس دیتا ہوں کہ چونکہ ہم نے جو ریکوزیشن کیلئے ایجنڈا دیا ہے، وہ کافی لمبا ہے اسلئے ہم درخواست کرتے ہیں کہ رول 31 کو Suspend کیا جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the relevant rule, as requested by Mr. Abdul Akbar Khan, may be suspended?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the rule regarding questions is hereby suspended. Next Item Mr. ....

محترمہ شگفتہ ناز: سپیکر سر! ایک بات کرنے کی اجازت دے دیں؟

جناب سپیکر: اگر نہیں دیتا تو پھر اعتراض ہو گا کہ ____، جی۔

محترمہ شگفتہ ناز: جی، میں انٹرنیشنل وومن ڈے کے حوالے سے ہی بات کرنا چاہونگی کہ ہم ان تمام حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں جو اسلام نے عورتوں کو عطا کیے ہیں۔ ہم اس سے نہ ایک انچ کم پر راضی ہونگے نہ ایک انچ زیادہ پر اور اس کے علاوہ میں یہ پیغام دینا چاہونگی کہ تمام خواتین کا اصل محاذ انکا گھر ہے، مرد کفالت کا ذمہ دار ہے اور اسکے علاوہ خواتین Jobs کر سکتی ہیں، اپنے شوق، اپنی ضروریات اور صلاحیت کے اعتبار سے، اسلام اور اسلامی حکومت نے ان پر کوئی پابندی نہیں لگائی ہے اور اس کے علاوہ ہم اپنی حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ خواتین یونیورسٹی کی جلد از جلد تکمیل کرے اور ہمارے ساتھ وعدہ کرے کہ وہ جلد از جلد مکمل ہو گی اور مرکزی حکومت سے ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ خواتین کے تقدس کا الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر استحصال نہ کیا جائے، اسکے تقدس کا خیال رکھا جائے اور میں آپکی توجہ اس طرف دلانا چاہونگی کہ یکم مارچ کو اخبارات میں ایک Circular، جو حکومت کی طرف سے پی آئی اے ایئر ہوسٹس کو دیا گیا ہے کہ ایئر ہوسٹس سر پر دوپٹہ نہیں اوڑھیں گی، یہ ہمیں کس تہذیب کی طرف لے جایا جارہا ہے؟ یہ بہت ہی، سراسر غیر اسلامی اور ہمارے اسلامی ملک پاکستان کے حوالے سے نہایت غیر مہذب اور غیر اسلامی رویہ ہے جس پر نظر ثانی کیجانی چاہیئے، شکریہ۔

تحاریک استحقاق

<u>Mr. Speaker</u>: Privileges motions, Mr. Khalid waqar, MPA, to please move his privilege motion No.81, in the House. Mr. Khalid waqar Khan MPA, please.

<u>جناب خالد وقار ایڈوکیٹ:</u> شکریہ، سپیکر صاحب۔ تحریک استحقاق۔" اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے اور وہ یہ کہ کل مورخہ 15/2/2004 کو میں حیات آباد میڈیکل کمپلیکس گیا تھا، باوجود اس کے کہ میری گاڑی پر ایم پی اے کا بورڈ لگا ہوا تھا لیکن اس کے باوجود ٹھیکیدار بڑی بد تمیزی کے ساتھ میرے ساتھ پیش آیا اور فیس کا مطالبہ کیا۔ میں نے اس کے ساتھ اپنا تعارف کیا اور ٹکٹ کے پیسے ادا کیے لیکن اس کی بد تمیزی سے مجھے سخت صدمہ ہوا جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا۔ اگر ایک عوامی نمائندے کے ساتھ ایسی بد تمیزی کیجاتی ہے تو ایک عام آدمی کے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ لہذا میری اس تحریک کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور اس بد تمیز ٹھیکیدار کا ٹھیکہ منسوخ کیا جائے۔" سپیکر صاحب! دا 15/2/2004 باندے زه تلے ووم جی او دے ٹھیکیدار سره ماخپل تعارف اوکړو، باقاعده پیسے مے ورته ورکړے خو دهغه هغه رویه چه کومه وه، Attitude چه کوم ماسره ووکنه جی نو هغه ډیر بدتمیزه سړے ووا و دا سے بدتمیزئ سره ماسره پیش شوے دے جی، چه زما استحقاق ورسره مجروح شوے دے او زه هم دا خبره کوم جی، چه یو عوامی نمائنده سره، چه دهغه په موټر د ایم پی اے بورډ لګیدلے وی، هغه خپل تعارف اوکړی، چه هغه سره دا سے سلوک کیږی نو د یو عام سړی به دلته کبنې څه حالت وی جی؟ ټهیکیدار ټهیک ده، ټهیکه ورته ملاؤ شوے ده، ده پیسے ورکړی دی ګورنمنټ ته یا متعلقه ډیپارټمنټ ته خو دهغے دا طریقه نه ده چه دے د یو عوامی نمائنده سره داسے بدتمیزئ سره پیش شی نو دا زما استحقاق جی، کمیټئ ته حواله کړئ او دده ټهیکیدار ټهیکه د منسوخ کړے شی۔

<u>جناب سپیکر:</u> حافظ حشمت صاحب۔

<u>حافظ حشمت خان(وزیر زکوۃ وعشر):</u> بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ۔ محترم سپیکر صاحب! د معزز اراکین اسمبلی کله چه دا رپورټ حکومت ته ملاؤ شو، مونږ دهغے تحقیق اوکړو او دا د ټهیکیدار نوکر وو او هغه نوکر مونږه Suspend کړو۔ دے نه بعد د ټهیکیدار خلاف مونږه انکوائری کوؤ۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: نہ، سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب خلیل عباس خان: د ٹھیکیدار نوکر د څنګهSuspend کړو؟

وزیر زکوۃ وعشر: غوږ کیږدئ، دهغه خپل نوکر وو، د ٹھیکیدار سره خپل مزدور وو او هغه کس مونږ اخوا کړو، هغے ٹھیکیدار ته مونږ اووئیل چه هر معزز ممبر چه د زرګونو عوامو نمائنده دے او دا مونږ دپاره قابل احترام دے۔ د دغے ٹھیکیدار خلاف مونږه د انکوائرئ آرډر جاری کوؤ او که څه قسمه خبره په ٹھیکیدار کښې راغله، د قانون مطابق به هغه ته حکومت سزا ورکوی۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: زه د دے خبرے نه مطمئن بالکل نه يمه سپیکر صاحب۔ دا وزیر صاحب د هغه بالکل سر وینځی، لګیا دے۔ دغه ٹھیکیدار ماسره داسے کارکړے دے، ما ته ئے یو قسم طریقے سره کنځل کړی دی، زه ئے نه معاف کوم، دا کمیټئ ته په حواله کړئ، که دا هر یو ایم پی اے سره داسے سلوک کیږی نو د دے دغه به بیا څه کیږی؟

(تالیاں/شور)

جناب شاہ راز خان: سپیکر صاحب!زه دا ګزارش کومه جی۔

جناب سپیکر: شہزادہ گستاسپ خان صاحب۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! یہ آپ، Sir, Honourable Member has requested that انکا Privilege motion کمیٹی کے سپرد کیا جائے تو اب آپ نے موقع دیا وزیر صاحب کو، تو وہ کارروائی سے مطمئن نہیں ہیں۔ جب اس سلسلے میں ہاؤس کی ایک کمیٹی ہے اور کمیٹی بھی چھان بین کر کے ہی فیصلے کرتی ہے، جب ایم پی اے سے متعلق کوئی ایسی استحقاق کی تحریک آئے تو میں یہ جائز سمجھتا ہوں کہ اسے کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ کمیٹی بیٹھ کر ساری بات کی چھان بین کر سکے یہ Sir. This is............۔

جناب شاہ راز خان: سپیکر صاحب! زما ګزارش پکښې دا دے چه دا څنګه د حیات آباد میډیکل کمپلیکس دوئ خبره اوکړله، دغه شان واقعه زما سره شوے وه په خیبر هسپتال کښې، ما دهغے متعلق ډی ایم ایس ته Written هم ورکړو، چه زما پلار بیمار وو نو په هسپتال کښې زه موجود وومه نو ما ته ئے اووئیل چه ستا خو یوه شپه

اوشوه، ما پیسے هغه ته ورکولے خو ما ته ئے اووئیل چه ته به ماته اوس راکوے دوه سوه روپئی، ما اووئیل چه دوه سوه روپئی به درله زه ولے درکوم؟ هغه اووئیل چه تا دلته کښې یوه شپه تیره کړه، دا ګاډے خود پرون نه ولاړ دے دلته نو ما اووئیل چه یا وروره ستالس روپئی که کیږی نو زه درله درکوم، که شل روپئی د کیږی، زه درله درکوم خو زه دوه سوه روپئی تاله نه شم درکولے۔ تاسو یقین اوکړئ جی، چه په اتیا روپئ باندے زما او دهغه خبره اوشوله، اتیا روپئی ورته ما Pay کړے چه څه بس ما شپه کړے وه دلته نو بس دا زما نه واخله او ګاډے زما په پارکنګ کښې ولاړ دے او یوه شپه ما تیره کړه او اتیا روپئی زما نه ئے چارج کړے نو ما هغه ډی ایم ایس ایډمن چه دے، هغه ته ما لیکلے درخواست هم ورکړو چه بهئ دا ٹهیکیدار ته راوغواړه او د ده خلاف ته کارروائی اوکړه، زما نه پکښې څه څی؟

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب! Privilege motion دے۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر، اس میں ایک چیز میں تھوڑی سی Add کرتا ہوں کہ یہ طریقہ شاید، انکے ساتھ کیا جائے لیکن جیسے ساتھیوں نے کہا کہ اس کو Privileges Committee کے سپرد کریں، کمیٹی کے پاس Already ایک Case تھا، ٹول پلازوں کے سلسلے میں اور وہاں مولانا عصمت اللہ کے ساتھ زیادتی ہوئی تھی اور ہمارے چیئرمین ڈپٹی سپیکر تھے، انہوں نے گورنمنٹ کو شاید لکھا بھی ہے۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): مشتاق غنی صاحب! آپ نے تو وہ پیش نہیں کیا ہے، تو پھر آپ نے میرا نام پکارا ہے اور میرے نام پر یہ۔۔۔۔۔۔

جناب مشتاق حمد غنی: دیا ہے، جناب میں تو یہ سوچ ہی نہیں سکتا، میں صرف ایک منٹ میں بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: بس، وہ تو ہو گئی بات۔

جناب مشتاق حمد غنی: نہیں سر، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے آرڈر بھی کیا تھا، صوبائی گورنمنٹ کیلئے لکھا تھا۔ ہم نے کہا یہ جو صوبے کے اندر ٹول پلازے ہیں، ان کے اوپر چونکہ وہ صوبے کے حدود میں ہیں تو یہ نہیں چارج کر سکتے ہمارے ایکٹ کے تحت، لیکن اس کے باوجود وہ چارج کر رہے ہیں اور Privilege Committee کی سفارشات کو صوبائی حکومت نے نظر انداز کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں Privileges Committee کی رپورٹ ابھی تک نہیں آئی ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: جی سر، اس میں انہوں نے لکھا ہے، Letter لکھ دیا گیا ہے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب! آپ نے رولنگ دی تھی، اس پہ آپ نے رولنگ دی تھی۔

جناب اکرام اللہ شاہد (ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر! جسطرح کہ مشتاق غنی صاحب نے اس امر کی طرف توجہ دلائی معزز ایوان کی، تو اس سلسلے میں، میں نے پہلے اجلاس میں یہ پیش کیا تھا، رپورٹ تو پیش نہیں کی تھی لیکن زبانی اس بات کا اظہار کیا تھا کہ NHA والوں کو کسی بھی صوبائی اسمبلی کے ممبر سے ٹول ٹیکس وصول کرنے کا اختیار۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: صوبائی حدود کے اندر۔

جناب اکرام اللہ شاہد: ہاں، صوبائی حدود کے اندر اور اس پر جناب والا نے رولنگ بھی دی تھی لیکن اس کے باوجود NHA والے اپنے ٹول پلازوں پر ایم پی ایز سے ٹیکس وصول کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: بس آپ اس کو Expedite کریں، ہو سکتا ہے کہ اس نوعیت کا ایک اور بھی Privilege motion آجائے

جناب اکرام اللہ شاہد: جناب سپیکر! میں نے اس سلسلے میں۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: آرہا ہے، اس پہ پیر محمد صاحب کا آرہا ہے اس میں، (مداخلت) ہاں وہ آرہا ہے۔

جناب اکرام اللہ شاہد: جناب سپیکر! میں نے اس سلسلے میں چیئرمین NHA اور وزیر مواصلات فیڈرل کو خط بھی لکھا ہے سر، تو دوبارہ اسکو Expedite کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر صاحب! میں اس بات کی تائید کرتا ہوں کہ کل اسی راستے میں۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: مولانا امان اللہ حقانی صاحب۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر! ا°ہ یو خبرہ عرض کول غوا°م۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب! اس پر باقاعدہ آپ نے رولنگ دی ہے اور اس کے باوجود وہ ٹیکس لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ایوان کا ماحول آج تھوڑا سا اگر In order ہو جائے، پیر محمد صاحب۔

جناب پیر محمد خان: لږ دا عرض کوم، زمونږ منسټر صاحب یو جواب اوکړو او هغه جواب ئے غلط کړے دے۔ دوئ اووئیل چه ټهیکیدار دے، دهغه ټهیکه ده او دهغه نوکر هلته کښې ډیوټی کوی، هغه مونږ Suspend کړو۔ ټهیکیدار پرائیویټ سړے دے،

د هغه پرائیویټ نوکر، هغه دے نه شی Suspend کولے۔ دا سوال، لازمه خبره دا ده چه کمیټئ ته حواله کړئ، په کمیټئ کښ به دا فیصله اوشی، د پرائیویټ سړی نوکر دے څنګه Suspend کوی؟ دا حق ده له قانون نه دے ورکړے۔

جناب حبیب الرحمان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، حافظ حشمت صاحب۔

وزیر عشر وزکوة: جناب سپیکر صاحب، معاملے نه ټول اراکین معزز ارکین اسمبلی خان خبر کړئ۔ دے وخت کښ ټهیکیدار دا خبره کړے ده چه د مسلما نانو او د پښتنو د روایاتو مطابق، زه به د دے صوبائی اسمبلئ د معزز ممبر نه معافی غواړم، که بالغرض هغه په معافئ راغلو او دے معزز ممبر معاف کړو، څنګه چه د پښتنو، د مسلمانانو روایات دی خو ټهیک ده اوکه دے ترے بیا نه وومطمئن نو دا خو دا سے خبره نه ده چه دومره ئے مونږ اچال کړو۔

جناب حبیب الرحمان: سپیکر صاحب! د شاه راز خان دا خبره هم دے کښ شامله کړئ، دا سړے راوغواړئ کمیټئ ته چه دا دغه شی۔

جناب انور کمال: زمونږ د دے صوبے ممبرانو سره فقط دغه یو شئے، دا عزت چه کوم دے، هم دغه یو شئے راپاتے دے او دا زمونږ د اسمبلئ بحثیت یو ایم پی اے، سوائے د دے Privilege نه بل دا سے هیڅ څه شے نه وینو چه کوم څوک د چا ممبر عزت کولے شی۔ جناب سپیکر! مونږه اوس هم دا وینا کوؤ چه وقار خان یو عزت مند سړے دے او چه څنګه دوئ خبره اوکړله، مونږه منو خو خبره دا ده چه دا شے د ورکړی، سټینډنګ کمیټئ کښ د راشی او هغے نه پس د بیا دوئ ته ریکویسټ اوکړی چه اوس ئے ته معاف کړه او زه دا یقین دهانی ورکوم چه دے پښتون سړے دے، دے به ئے هلته معاف کړی خو اول د ورکړی سټینډنګ کمیټئ ته، هغوی د فیصله پرے اوکړی۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، ملک ظفر اعظم صاحب۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: بس هاؤس ته ئےPut up کوم بیا مطلب دا دے ، کنه۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب ! دے باره کښې زه یو مختصر عرض کوم جناب سپیکر !

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب۔

جناب مظفر سید: نه، زه د ده نه مخکښې خبره کوم، د دے (مداخلت) سر !زه صرف (مداخلت) بس سر! دا عرض لرم، زه د منسټر صاحب توجه دے خبرے ته راګرځول غواړم چه د اټک په پل ئے چه ته کله اودرولے وے ، زمونږه منسټر صاحب نه زه تپوس کوم نو تا دے هاؤس کښې Privilege motion راوړلو،احتجاج د کړے وو۔ مونږه هغه خلق یو چه ته موسپورټ کولے۔ زه دا درخواست کوم چه دا بالکل یوهتک آمیز رویه دے سړی کړے ده۔ ټهیک د دا Privileges Committee ته حواله شی۔ په دے باندے مونږ بهرپور احتجاج کوؤ جی۔

جناب حبیب الرحمان: دا د لیډی ریډنګ د شاه راز خان داخبره پکښې شامله کړئ چه زور واخلی۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب ! میں خالد وقار صاحب سے یہ گذارش کروں گا کہ اگر وہ یہ مانتے ہیں کہ وہ جرگے پر آئے، غلطی کی معافی مانگے تو اگر یہ راضی نہ ہوں اس بات پر، خواہ مخواہ بضد ہو کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تو گورنمنٹ کی طرف سے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that privilege motion No. 81, moved by Mr. Khalid Wiqar Khan, MPA, may be referred to the Privileges Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the Privilege Motion moved by Honourable Member Khalid Wiqar, MPA, is here by referred to the Privileges Committee.

تحاریک التواء

Mr. Speaker: Item No. 7. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his adjournment motion No. 287, in the House.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! "کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے جو کہ صوبائی حکومت کے اس فیصلے سے پیدا ہوئی ہے، جو کہ بجلی کے منافع کے حصول کے سلسلے میں ثالث مقرر کرنے سے پیدا ہوئی ہے۔ چونکہ اس مسئلے سے صوبے بھر کے عوام میں بے چینی پیدا ہوئی ہے، لہذا کارروائی روک کر اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔" جناب سپیکر! If you want to clip it with that

جناب سپیکر: ایجنڈا بالکل، آج ہے اس میں، مطلب یہ ہے کہ ------۔

جناب عبدالاکبر خان: لیکن مطلب یہ ہے کہ، چلیں جی جیسے آپ کی مرضی۔

جناب سپیکر: اس کے ساتھ کلپ کرینگے اور اس میں تاخیر بھی نہیں کرینگے، بس۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Item No. 8, Mr. Mohammad Tariq Khattak, MPA, to please move his call attention Notice No. 603, in the House. Mr. Mohammad Tariq Khattak, MPA, please. Absent, it lapses. Mr. Jamshed Khan, MPA, to please move his call attention Notice No. 605 in the House. Mr. Jamshed Khan, MPA, please.

جناب جمشید خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر! جناب سپیکر! میں آپکے توسط سے حکومت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ ہمارے معاشرے میں قتل کے راضی ناموں میں قتل فریق سے سورہ لینے کا رواج عام ہے جو کہ شریعت کے بھی خلاف ہے اور انسانیت کے بھی، لہذا حکومت ایسے قوانین وضع کرے جس کی وجہ سے اس قبیح رسم پر مکمل پابندی لگائی جاسکے۔

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! میں جمشید خان صاحب سے اتفاق کرتا ہوں اور جمشید خان صاحب کے علم میں بھی یہ بات ضرور ہوگی۔

جناب سپیکر: معزز اراکین صوبائی اسمبلی کی طرف سے یہ شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ ساؤنڈ سسٹم بالکل صحیح نہیں ہے۔ صحت مند نہیں ہے۔ جو بھی ان سے متعلق عملہ ہے، میں انکو ہدایت دیتا ہوں کہ وہ فوراً ساؤنڈ سسٹم کو صحت مند بنائیں۔

جناب شاد محمد خان: پوائنٹ آف آرډر سر! ما ته اجازت راکړه جی، یوه ضروری غوندے خبره ده، د ټول هاؤس په مخکښ کوم ۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب۔ د دے نه وروستو به درکوؤ جی۔ د دے نه وروستو۔

جناب شاد محمد خان: دے سره تړلے ده جی، نو مرضی د خپله ده (قہقہے)

جناب سپیکر: ښه جی ۔

جناب شاد محمد خان: دا عرض کوم جی چه زمونږ اسمبلئ کښې خو درے ژبے Allowed دی، یوه انګریزی ده، یوه اردو ده، یوه زمونږ خپله ژبه پښتو ده، پښتو باندے د ظفر اعظم خان ممبرانو اعتراض اوکړو چه نه پوهیږو پرے ۔ د ده خو هغه اردو هم هغه رنګ ده ۔ آ آ آ ، او ، اے ، آ (قہقہے) ده ته دا وایمه چه د دے انګریزی وائی، اوس د انګریزی ترائی کړی، بس شکریه صاحب۔

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ماما جی اسمبلی میں پہلی بار بولے اور وہ بھی اس طرح بولے کہ۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ Up to the point بولے ہیں۔

وزیر قانون: جی ہاں، Up to the point بولے ہیں۔(قہقہے) جناب سپیکر صاحب! سورہ کے متعلق بات ہو رہی تھی، جمشید خان صاحب کے علم میں یہ بات ضرور ہوگی کہ شریعت بل میں بھی یہ سورہ پاس ہو چکی ہے اور اس کے متعلق ہم نے ڈرافٹ بل جو تیار کیا تھا، اس پہ تقریباً دو تین دن سیمینار بھی کیا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اسکے متعلق بہت جلد بل لائینگے اور اس کی ممانعت کیلئے، ہماری ایک بہن یہاں پر گواہ ہے اس کی کہ وہ مردان میں اسی طرح ہوا تھا تو ہماری بہن نے اس پر پولیس کے حوالے سے شکایت کی تھی۔ شکایت کر کے اس سورہ کو پولیس والوں نے پکڑ بھی لیا تو میں بھی معزز اراکین کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں اگر کہیں ایسا کیس انکے علم میں آئے تو وہ فوراً پولیس والوں کو اطلاع دیں، وہ انشاءاللہ اس پر ایکشن لینگے۔

جناب جمشید خان: جناب سپیکر! شریعت بل کښې خو د دے څه ذکر نشته، که بل ۔

جناب سپیکر: حکومت سنجیدگی سے اس پر غور کر رہی ہے۔ وزیر صاحب نے جس طرح فرمایا۔

وزیر قانون: سنجیدہ ہیں جی، ہم سنجیدہ ہیں۔

Mr. Speaker: Mr. Hamid Iqbal, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 606 in the House. Mr. Hamid Iqbal Khan, MPA, please. Absent, it lapses.

قومی مالیاتی کمیشن اور بجلی کے خالص منافع پر بحث

جناب سپیکر: ایجنڈے پہ جو قومی مالیاتی کمیشن اور بجلی کے خالص منافع بالخصوص سرحد حکومت کی طرف سے ثالثی پر رضامندی کے حوالے سے بحث، اس میں حصہ لینے والے اراکین، تو انور کمال خان صاحب۔

جناب انور کمال: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹائم کا میرے خیال میں خیال رکھیئے گا، جی۔

جناب انور کمال: جناب سپیکر! میں آپکا ممنون و مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس اہم مسئلے، نیشنل فنانس کمیشن پر بحث کی ابتدائی طور پر اجازت دی۔ جناب سپیکر! آپکو علم ہے کہ نیشنل فنانس کمیشن کا یہ چھٹا ایوارڈ انشاءاللہ العزیز اسی ماہ کے آخر میں 31 مارچ کو اغلباً جو ہم اخبارات میں سن رہے ہیں، پڑھ رہے ہیں، یہ چھٹا مالیاتی کمیشن کا ایوارڈ آنے والا ہے اور اسی سلسلے میں جناب سپیکر، دس تاریخ کو کوئٹہ میں بھی اجلاس ہو رہا ہے۔ اس مسئلے کی اہمیت اور Importance ہم اسلئے محسوس کرتے ہیں جناب سپیکر، کہ یہ ایک Constitutional issue ہے، Matter ہے اور ہر پانچ سال کے بعد NFC آئین کی رو سے صوبوں میں Federal Divisible Pool کے حوالے سے پیسوں کی تقسیم اور اس کیلئے طریقہ کار وضع کرتی ہے۔ وہ پانچ سال کیلئے تمام صوبوں پہ لاگو ہو جاتی ہے۔ جناب والا! اگر اس میں صوبے اپنی Proper طریقے سے Representation کر لیں تو ہمیں یہ اندازہ ہے کہ یہ پانچ سال خدا کے فضل سے ہمارے اچھے طریقے سے گزر جائینگے اور جناب والا، اگر یہ ایوارڈ ہمارے صوبے کے مفاد میں نہ ہوا یا بصورت دیگر ہم اپنا کیس نیشنل فنانس کمیشن کے سامنے کوئی اچھے طریقے سے پیش نہ کر سکے تو جناب والا، یہ پانچ سال ہمارے لیے مشکلات اور تکالیف کا باعث بنیں گے۔ جناب سپیکر! آپ کو علم ہے کہ ہمارا صوبہ ہر لحاظ سے ایک غریب صوبہ ہے، جب Last year ہم نے اپنی ADP بنائی تو آپ کو یاد ہو گا کہ ہم نے اس میں تقریباً کوئی بارہ سو سکیمیں رکھی تھیں اور آج بامر مجبوری انہی پیسوں کی وجہ سے ہمیں مجبوراً تقریباً کوئی آٹھ سو، نو سو سکیمیں کاٹنی پڑی ہیں اور اس کی Basic وجہ یہ ہے کہ جو فنڈز

ہمیں مالیاتی Federal Divisible Pool سے مہیا ہوتے ہیں اور یا اس کیلئے جو Criteria طریقہ کار وضع کیا گیا ہے تو اسمیں ہم سمجھتے ہیں کہ کچھ نہ کچھ تبدیلی ضرور آنی چاہیئے۔اس وقت جناب والا! صورت حال یہ ہے کہ ہمارے Provincial receipts جو ہمارے اپنے Resources ہیں، جو ہماری آمدن ہے، وہ ہمارے کل بجٹ کا محض دس فیصد ہے، ہم نوے فیصد پیسہ مرکز سے، Federal Divisible Pool سے مختلف شکل میں وصول کرتے ہیں۔انکا ایک فارمولا ہے اور وہ اس مجموعی پیسوں سے، وسائل سے 37% پیسہ نکال کر چاروں صوبوں میں تقسیم کرتے ہیں اور 63% یہ ہے۔ 37.5 اور 62.50 یہ 62% پیسہ جو ہے جناب سپیکر، یہ مرکز اپنے پاس اسلئے رکھ لیتی ہے کہ 62% میں سے آپکے دفاع پہ، آپکے ڈیفنس پہ یہ پیسہ لگتا ہے اور اس کے علاوہ دو اور چیزوں پہ یہ پیسہ لگتا ہے، ایک آپکا دفاع اور ایک آپکی Debt servicing۔دفاع ہم بھی محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت پاکستان الحمدللہ ایک نیوکلئیر پاور بن چکا ہے، پاکستان اس پہ فخر کرے گا کہ ہم آج ایک ساتواں نیوکلئیر پاور ہیں، چاہے دنیا ہمارے متعلق جو بھی باتیں کرتی رہے لیکن ہمیں اس چیز پہ فخر ہونا چاہیئے اور یہ ہماری ایک Compulsion ہے، یہ ہماری ایک مجبوری تھی اسلئے کہ ہمارے پڑوس میں ہندوستان جیسا ملک جس کے ساتھ ہمارا کشمیر پہ اور مختلف باونڈریز پہ تنازعات ہیں تو یہ ہماری ایک Requirement تھی لیکن دوسری طرف جناب والا، آپکی Debt servicing قرضہ جو ہیں، ان پہ ہمیں نظرثانی کرنی چاہیئے کہ یہ پیسہ جو ہم وصول کرتے ہیں، اگر آپ پاکستان کے ایک ایک بچے کا حساب لیں تو میرے خیال میں اس وقت پاکستان کا ہر ایک فرد، چاہے وہ نر ہو، چاہے وہ مادہ ہو، چاہے وہ بوڑھا ہو، چاہے وہ جوان ہو، چاہے وہ بچہ ہو، تقریباً کوئی دو سو ڈالر سے لے کر چار سو ڈالر تک کا مقروض ہے۔جو پیسے ہم ورلڈ بینک سے اور آئی ایم ایف سے لیتے ہیں، یہ پیسہ ہم ان کو Interest کی شکل میں واپس ادا کرتے ہیں۔یہ آپکے غریب عوام کا پیسہ ہے، اس میں ان کا خون پسینہ شامل ہے، لہٰذا یہ پیسہ جو واپس جاتا ہے، یہ Debt servicing ہے۔اگر ہم وہاں سے پیسہ نہ لیں، اگر ہم ان سے قرضہ جات نہ لیں اور اپنی چادر اور چار دیواری کے اندر اپنے اخراجات پہ قابو کریں تو کم از کم اس لعنت سے ہم چھٹکارہ حاصل کر سکتے ہیں۔اب جناب والا، جو ہم اخبارات میں دیکھ رہے ہیں، ہمارے وزیر خزانہ صاحب یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، وہ ہمیں حقیقت بتائینگے لیکن جو خدشات ہمارے ذہن میں ہیں، وہ خدشات ہم اسلئے کھل کر بتانا چاہتے ہیں کہ نیشنل فنانس کمیشن کا ایوارڈ 31 مارچ تک سامنے آنے والا ہے، اس میں اس وقت

جھگڑا صوبوں کا ہے لیکن یہ آپکے صوبہ سرحد کا خالی ڈیمانڈ نہیں ہے، یہ ڈیمانڈ آپکا جو 37.50 اور 62.50 یہ جو ڈیمانڈ ہے کہ مرکز 62.50% سے کم کر دے، ہم تو کہتے ہیں کہ اگر مرکز سے آپ ڈیمانڈ کرتے ہیں تو آپ ان سے کہیں کہ آپ اس کو ففٹی ففٹی رکھیں۔ پچاس فیصد مرکز لے اور پچاس فیصد صوبوں کو دے لیکن ہم جو سن رہے ہیں جناب والا، اس وقت مرکز صوبوں کو یہ کہہ رہا ہے کہ ہم شاید پچاس فیصد تو آپ کو نہ دے سکیں لیکن 40 یا 45 فیصد تک، ہمیں یہ محسوس ہو رہا ہے کہ وہ راضی ہو رہے ہیں۔ جناب والا! اسلئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ مرکز کی ایک چال ہے کہ وہ ایک طرف تو آپ کے ساتھ کسی حد تک چالیس یا بیالیس یا پینتالیس فیصد تک راضی ہونے والے ہیں اور ظاہراً تو ہم یہ کہیں گے کہ صوبہ سرحد یا تمام صوبوں کا حصہ 37.50 سے بڑھا کر 40 یا 45 فیصد کر دیا گیا ہے لیکن میں یہ وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ مرکز ان کو یہ بھی کہہ رہا ہے کہ اس وقت جنرل سیلز ٹیکس کے حوالے سے جو پیسہ مرکز سے ہمیں مل رہا ہے اور جنرل سیلز ٹیکس کے ساتھ ساتھ ہمیں 2.50 فیصد جو جنرل سیلز ٹیکس ہے، اس سے اضافی رقم 2.50 ہمیں مل رہی تھی، وہ اس وقت بھی ہمیں مل رہی ہے۔ مرکز اس وقت یہ کہہ رہا ہے کہ اگر ہمیں کہیں سے یہ پیسے آپ کی ڈیمانڈ پر 45 فیصد تک بڑھانے ہوں تو اسمیں جنرل سیلز ٹیکس کی وہ جو اضافی رقم ہے 2.50 پرسنٹ، وہ بھی شامل ہو گی۔ جناب والا! آپکو کسی صورت ان کے ساتھ اس چیز پر اتفاق نہیں کرنا چاہیے اسلئے کہ یہ 2.50 پرسنٹ Over and above جو جنرل سیلز ٹیکس کے علاوہ آپکو پیسہ ملتا ہے، یہ 2.50 پرسنٹ محض آپ کے صوبے کو مل رہا ہے۔ وہ پیسہ جو 45 فیصد یہ بڑھائیں گے، وہ پیسہ ظاہراً Apparently تو یہ ہو گا کہ چار پرسنٹ یا پانچ پرسنٹ بڑھایا جائے گا لیکن آپکا وہ Criteria، وہ کہتے ہیں کہ "باز دانہ وینی لومہ نہ وینی" وائی چہ ھغہ باز غوتہ وھی نو ھغہ لومہ، لومہ دانے تہ وائی، دانہ خو گوری خو ھغہ لومہ نہ وینی چہ اس کو نظر نہیں آتا ہے جس میں وہ پھنس جاتا ہے۔ ہمیں جناب والا، مرکز کا وہ Trap نظر آ رہا ہے جس میں وہ ہمیں پھنسا رہا ہے۔ یہ 2.50 فیصد پیسہ جو کہ محض اربوں روپے کے حساب سے بنتا ہے، وہ ہم سے چھیننا چاہتے ہیں۔ جناب والا! اگر آپ نے اسکو 45 فیصد تک بڑھا دیا، آپکا Criteria کیا ہے تقسیم کرنے کا؟ پاپولیشن، پاپولیشن کہتے ہیں آبادی کو، آبادی کس کی زیادہ ہے؟ آبادی پنجاب کی زیادہ ہے۔ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں جناب والا، اور اس کا واویلہ بھی کر چکا ہوں کہ پنجاب ہمارا بھائی ہے، ہم ان کے ساتھ لڑنا نہیں چاہتے، ہم ان سے انکا حق نہیں چھیننا چاہتے لیکن جناب والا، ہم اپنے حق کیلئے وقت آخر تک آواز ضرور اٹھائیں گے۔ یہ

پیسہ جو Percentage کے حوالے سے زیادہ ہوگا، جب اسکو آپ دبارہ تقسیم کریں گے تو جناب والا، یہ پاپولیشن کے حساب سے تقسیم ہوگا اور پاپولیشن کے حساب سے صوبہ سرحد ہمیشہ مار کھاتا ہے، سندھ ہمیشہ مار کھاتا ہے اور وہی پیسہ جو آپ کا ہوگا، وہ بڑھ جائے گا لیکن اس کا فائدہ پنجاب کو حاصل ہوگا۔ جناب والا! اس چیز کا ہمارے وزیر خزانہ کو احتیاط اور خیال کرنا چاہیئے اور اس دفعہ اپنی Strategy کو تبدیل کریں، آپ ان سے کہدیں۔ اس وقت بڑی خطرناک چیز جو سامنے آرہی ہے اور جو ہمارے لئے مشکلات کا باعث بنے گی جناب والا، ہم اپنے صوبے کے حوالے سے ہر اس حق کیلئے لڑتے رہیں گے، اس وقت سندھ کی ڈیمانڈ ہے کہ پاپولیشن کے ساتھ ساتھ Revenue collection کو بھی ایک معیار بنایا جائے۔ Revenue collection سے کیا مراد ہے؟ وہاں پر کراچی میں Sea port ہے۔ وہاں انکا یہ خیال ہے کہ جتنا مال بھی پاکستان آتا ہے، وہ تو آپ کراچی میں وصول کرتے ہیں۔ اس پر آپ کسٹم لیتے ہیں، اس پر آپ ٹیکسیز لیتے ہیں لیکن جناب والا، اگر وہ یہ ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ آپ Revenue collection کو بھی Base بنائیں تو جناب والا، اس سے آپ کا صوبہ مزید مار کھائے گا، اسلئے کہ Revenue collection کے حوالے سے سندھ سب سے زیادہ Revenue collect کر رہا ہے لیکن جو عدل کی بات ہے، جس پر آپ انکو آڑے لے سکتے ہیں، جس پر آپ ان کے ساتھ بحث کر سکتے ہیں، وہ آپ ان کو یہ کہدیں کہ ٹھیک ہے کہ اس وقت پورٹ ضرور کراچی میں ہے لیکن کیا دنیا کا تمام مال جس سے آپ Revenue collect کرتے ہیں، خالی سندھ کیلئے آرہا ہے، کیا اس میں پنجاب کا حصہ نہیں ہے، کیا اس میں صوبہ سرحد کا حصہ نہیں ہے، کیا اس میں بلوچستان کا حصہ نہیں ہے؟ تو ہمارے پاس جواز ہے۔ اگر انہوں نے ریونیو کو Base بنایا تو پھر آپ ان کو کہدیں کہ حصہ بقدر جثہ، جتنا ٹیکس جو مال اندرونی سندھ آتا ہے، اس پر آپ بے شک ٹیکس وصول کریں لیکن جو مال پنجاب کیلئے آتا ہے، جو مال صوبہ سرحد کیلئے آتا ہے، آپکے افغان ٹرانزیٹ ٹریڈ کا ATT کا اتنا مال آرہا ہے کہ اگر آپ سندھ کے مال کو یا ان کے ریونیو کو دس سے بھی ضرب دیں پھر بھی آپ کا صوبہ زیادہ کما رہا ہے لیکن مشکلات ہمارے لئے یہ ہیں کہ آپکا پورٹ کراچی ہے تو اس سے قطعاً یہ مراد نہیں کہ اگر آپکا پورٹ کراچی میں ہے تو آپ ہمارے حصے کا جو Revenue collect کر رہے ہیں، اس پر بھی آپ اپنے آپ کو حاوی کریں۔ جناب والا! اس کیلئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس وقت بلوچستان بھی یہ ڈیمانڈ کر رہا ہے کہ آپ پاپولیشن کے ساتھ ساتھ Backwardness کو بھی ایک

Criteria بنائیں، Backwardness کے حوالے سے جناب والا، میں کہتا ہوں کہ اگر بلوچستان Backwardness کی بات کر رہا ہے تو آپ Poverty کی بات بھی کریں، آپ غربت کی بات بھی کریں، اسلئے اگر Backwardness ہے تو آپ کے صوبے میں بھی Poverty ہے، اگر غربت ہے تو آپ کے صوبے میں بھی ہے۔ اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے۔ جناب والا! آج سے بیس پچیس سال پہلے جس وقت افغان ریفیوجیز ہمارے صوبے میں آنے لگے اور پچیس لاکھ افغان ریفیوجیز کو ہم نے پناہ دی، اس وقت پنجاب نے ان کو لینے سے انکار کیا تھا، اس وقت سندھ نے ان کو لینے سے انکار کیا تھا، ایک ہمارا صوبہ روایتی تھا جس نے پشتون کے حوالے سے یا مسلمان ہونے کے ناطے افغان مہاجرین کو یہاں پر پناہ دی، گو کہ یہ ہمارے لئے ایک معاشی بوجھ تھا، بلوچستان کیلئے ایک معاشی بوجھ تھا لیکن اس وقت کی حکومتوں نے مرکز کو مجبور کیا کہ وہ ہمارے اوپر ایک معاشی بوجھ ہیں، لہذا آپ ہمیں Subvention دیں۔ Subvention کسے کہتے ہیں؟ جیسے آپ بازار میں جاتے ہیں، سبزی خریدتے ہیں تو سبزی والا آپکو ایک جھونگا دیتا ہے، تھوڑی سی سبزی جو آپ لے لیتے ہیں، اس کے علاوہ آپکو تھوڑی سی اور بھی دے دیتا ہے۔ جناب والا! یہ ایک قسم کی خیرات تھی جو ہمارے اوپر مرکز خرچ کر رہی تھی۔ ان کے کھاتے میں یہ خیرات تھی لیکن ہمارے کھاتے میں یہ ہمارا حق تھا۔ پچیس لاکھ افغان مہاجرین کو بیس سال تک رکھنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ یہ کوئی آسان کام نہیں ہے اور ہم نے اپنے بال بچوں کے پیٹ پر لات رکھکر ان لوگوں کی خدمت کی، ان لوگوں کی عزت کی۔ آج جناب والا، وہ اس Subvention کے حوالے سے ہمیں کیا دے رہے ہیں؟ Ten percent اور Ten percent میں سے پانچ فیصد بلوچستان لے جاتا ہے، پانچ فیصد ہم لیتے ہیں۔ اگر آپ اس کا حساب لگائیں تو یہ آپ کے تقریباً کوئی دو، سوا دو ارب روپے بنتے ہیں۔ جناب والا! کھانا بھی دیتے ہیں ہم، مرکز ہمیں کھانا بھی دیتا ہے لیکن پیٹ بھر کر کبھی ہمیں نہیں دیتا۔ جناب والا! ہم مرکز سے اور کچھ نہیں مانگتے۔ عبدالاکبر خان اکثر اپنی تقاریر میں کہتے رہتے ہیں کہ ایک سو اسی لاکھ روپے، ایک کھرب، اسی ارب روپے مرکز کا ڈیویلپمنٹ فنڈ ہے۔ جناب والا! مرکز سے کیا مراد ہے؟ آپ ڈیفنس کیلئے بھی پیسہ لے رہے ہیں، آپ نے اپنے لئے مرکز کیلئے ڈیولپمنٹل فنڈ بھی بنایا ہوا ہے، اگر اس فنڈ سے آپ ایک ایک کھرب روپے اپنے پاس رکھ لیں اور اسی ارب روپے آپ ان صوبوں میں تقسیم کر دیں تو جناب والا، یہ صوبہ سرحد ایک خوشحال صوبہ ہو سکتا ہے، یہاں پہ

غربت کا خاتمہ ہو سکتا ہے، یہاں پہ Unemployment کا خاتمہ ہو سکتا ہے، یہاں پر لا اینڈ آرڈر کی سچوئشن بہتر ہو سکتی ہے۔ جناب والا! یہ پیسوں کا کھیل ہے لیکن بات یہ ہے کہ اگر آپ کے منہ میں زبان ہے اور آپ ایک جابر حاکم کے سامنے حق گوئی کر سکتے ہیں تو انشاءاللہ العزیز ہم پھر بھی بار بار یہ کہتے رہے کہ جناب والا، خدا نے آپکو ایک موقع دیا ہے، ہم آپ کے ساتھ ہونگے، جتنی بھی اپوزیشن ہے، آج ان کی تقاریر سے، ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم اس حکومت کے ہاتھ مضبوط کریں، یہ ان کی حکومت ہے، یہ ہماری حکومت ہے، یہ سب عوام کی حکومت ہے۔ جناب والا! اس کے ساتھ ساتھ آپ اس کا بھی خیال رکھیں کہ بعض چیزوں پر ہمیں ایک Comparative advantage ہے۔ قدرت نے ہم پر یہ احسان کیا ہوا ہے، یہ احسان ہم پر پنجاب نے نہیں کیا، یہ احسان ہم پر سندھ نے نہیں کیا، یہ احسان ہم پر بلوچستان نے نہیں کیا۔ جناب والا! Subvention کے حوالے سے اس وقت ہمیں چاہیئے کہ ہم مرکز کو یہ کہدیں کہ ہم آپ سے چھٹے ایوارڈ میں کچھ مانگنا چاہتے ہیں اور اسلئے آپ ڈیمانڈ کریں، Ten percent سے بڑھا کر آپ اسکو Fix کر دیں۔ انکو کہدیں کہ بیس ارب روپے Subvention کے حوالے سے آپ پیسہ رکھیں۔ بیس ارب روپے آپ ڈیمانڈ کریں، وہ آپکو دے دیں، پندرہ ارب روپے جناب والا، دس ارب روپے پھر بھی آپ لوگوں کا فائدہ ہے۔ دو ارب روپے سے یہ پیسے بڑھ کر پانچ ارب روپے تک چلے جائیں گے۔ ہمارے گاؤں سے کسی نے اسسٹنٹ کمشنر کو درخواست دی، اس درخواست میں لکھا ہوا تھا کہ مجھے توپ کا لائسنس چاہیئے تو اے سی نے اسے کہا کہ "هلکه مروت لیونے شوے دے، چرته د توپے لائسنس هم څوک چا له ورکوی؟ وائی صاحبه، زه پرے پوهه یم، غواړم درنه توپه خو راځے به غربینے ته"۔ غربینه طمانچے ته وائی۔ راځو به اول آخر هم دے ځائے ته چه ډیمانډ به درنه کوم د توپے خو خبره به راځی راځی طمانچے ته۔ جناب والا! آپ ڈیمانڈ تو کریں۔ یہ تو ہمیں پتہ ہے کہ مرکز ہمارے اوپر کوئی بارش تو نہیں کرنے والا ہے لیکن جب آپ بیس ارب کی ڈیمانڈ کریں گے تو پندرہ ارب پر وہ راضی ہونگے۔ پندرہ ارب پر نہیں راضی ہونگے تو دس ارب پر تو راضی ہو جائیں گے، آٹھ ارب پر راضی ہو جائیں گے۔ اسی چیز پر آپ انکو قائل کریں گے۔ وہ Comparative advantage کی جو بات میں کر رہا تھا تو اس وقت ہمارے جو بھائی چارسدہ، مردان اور صوابی سے تعلق رکھتے ہیں، ان کو پتہ ہے کہ تمباکو ہمارا Cash crop ہے، کتنا پیسہ ہم سال میں تمباکو سے سنٹرل ایکسائز کے حوالے سے کمارہے ہیں؟ تقریباً کوئی

28،27ارب روپے سنٹرل ایکسائز کے حوالے سے کما رہے ہیں اور سیس کے حوالے سے، سیس جو ہے جو لاکھوں روپے ہیں، خیرات ہمارے جھولی میں ڈال دیتے ہیں اور جو پیسہ ہوتا ہے، جس سے ان کے جیبیں بھری جاتی ہیں، وہ مرکز ہم سے لیتا ہے۔ جناب والا! خدا سے ڈریں ان کو چاہیئے کہ سنٹرل ایکسائز کے حوالے سے جو ہماری اپنی Cash crop ہے، وہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ جو 29ارب روپے ہم مرکز کو دیتے ہیں، جب آپ اس کو دوبارہ تقسیم کرتے ہیں تو وہی بات آجاتی ہے جناب والا، پاپولیشن کی، پیسہ آپکا ہوتا ہے، چلا جاتا ہے پنجاب کی جیب میں۔ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم پنجاب کے خلاف ہیں، ہم پھر بھی یہ کہتے ہیں کہ جی، ہم پنجاب کے خلاف نہیں ہیں، لیکن کم از کم Comparative advantage جو ہمیں حاصل ہیں، جو ہمارا حق بنتا ہے، اس پیسہ سے مرکز کوئی غریب نہیں ہوگا اگر وہ یہ 29، 28ارب روپے صوبہ سرحد کو دے دے۔ آپکا تمام بجٹ تقریباً کوئی 48ارب روپے کا ہے لیکن آپ دیکھیں کہ ان 48ارب روپوں میں آپ کیا کر رہے ہیں، آپکا ڈیویلپمنٹل بجٹ کتنا ہے؟ آپ ریونیو بجٹ اس میں سے نکال دیں۔ آپ اپنی تنخواہیں نکال دیں، آپ اپنے اخراجات نکال دیں، آپ اپنے قرضہ جات نکال دیں تو آپ کے Developmental کے لئے کتنا رہ جاتا ہے؟ جناب والا! اگر میں یہ کہوں کہ یہ سارے لوگ اس کے گواہ ہیں کہ آپ کے پاس خالی پانچ ارب روپے، چھ ارب روپے آپ کے Developmental کیلئے 48ارب روپے میں سے آپ کے پاس Developmental activities کیلئے پانچ ارب روپے رہ جاتے ہیں۔ یہ جو ہم صبح شام چیختے ہیں، شور مچاتے ہیں، واویلہ کرتے ہیں، حکومتوں سے گلہ کرتے ہیں۔ ان تمام چیزوں کا کیوں گلہ کرتے ہیں کیونکہ آپ کے پاس کوئی پیسہ ہی نہیں۔ جب آپ کے پاس پیسہ نہیں ہے تو آپ اپنے آپ کو دھوکہ میں کیوں رکھتے ہیں؟ اگر ہم بارہ سو سکیمیں دیں، بارہ سو سکیموں کیلئے آج A.D.P بنائیں تو بارہ سو کی جگہ دو ہزار سکیمیں دے دیں، کیا فائدہ ہوگا؟ جب آپ ان کے Against کوئی پیسہ نہیں رکھ سکتے ہیں تو جناب والا، ہمیں چاہیے کہ ہم یہ پیسہ بھی ان سے ڈیمانڈ کریں اور آخر میں جناب والا، گو کہ اس کا Directly N.F.C کے ساتھ تعلق نہیں ہے لیکن ہمارے منہ کو ہر کسی نے تالے تو نہیں لگائے ہیں۔ مرکز تو کوئی مار پیٹ نہیں کرے گا، ہمیں کوئی گالی گلوچ تو وہ نہیں دیگا۔ یہ ہماری ڈیمانڈ ہے اور ہمارے صوبے کا حق ہے جو ہم ڈیمانڈ کرتے ہیں اور مرکز کو یہ کہدیں کہ جناب والا، جو قرضہ جات مرکز لیتا ہے اور جس کیلئے ہم بار بار کہتے ہیں کہ ہم نے اپنا سب کچھ بیچ کر، میں نام نہیں لیتا ہوں، لیکن ہم نے ان

امریکیوں کا ساتھ دیکر اپنے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر مسلمانوں کے خلاف آواز اٹھائی، مسلمانوں کو تہس نہس کیا، ان لوگوں کی خاطر اور اپنی کرسی کی مضبوطی کی خاطر ہم نے ان لوگوں کو ایک فرنٹ لائن سٹیٹ میں اپنے آپ کو ان کے ساتھ شامل کیا ہے۔ وہ لوگ ہمیں کیا دے رہیں ہیں؟ اس کے بدلے میں کیا خیرات انہوں نے ہمیں دی؟ کیا انہوں نے ایک آدھیلہ ، پیسہ ہمارا انہوں نے معاف کیا ہے ؟ نہ انہوں نے ہمارے سے Sanctions اٹھائی ہیں، نہ انہوں نے ہمارے کوئی قرضہ جات معاف کئے ہیں۔ ہم جنگ لڑرہے ہیں تو ان کی جنگ لڑرہے ہیں (تالیاں) کچھ لوگ اپنی کرسی کی خاطر یہ جنگ لڑرہے ہیں، کچھ لوگ ان کی خاطر جنگ لڑرہے ہیں۔ اپنے لوگوں کو ذبح کررہے ہیں، اپنے ایمان کو خراب کررہے ہیں اور دنیا میں یہ ثابت کررہے ہیں۔۔۔۔۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: ستر کروڑ۔۔۔۔۔

جناب انور کمال: وہ مسلمان جو کل تک مجاہد تھا، آج جس نے سنت رسول ﷺ رکھی ہوئی ہے، وہ آج دہشت گرد ہے۔ یہ ان لوگوں کے کارنامے ہیں کہ آج آپ سنت رسول ﷺ کو دہشت گردی سے تشبیہ دیتے ہیں۔ جناب والا! یہ ہماری بدقسمتی ہے۔ آپ جائیں اور ان آقاوں سے یہ کہدیں کہ جو قرضے آپ نے ہمیں دیئے ہیں ، خدارا اگر آپ کچھ بھی اور نہیں کرسکتے ہیں تو کم از کم ہمیں دھوکے میں تو نہ ڈالیں۔ پیرس کلب ہے، جاپانی کلب ہے، امریکن کلب ہے، کہہ رہے ہیں اخبارات میں کہ ہم نے آپ کیلئے Rescheduling کی ہے، بھاڑ میں جائے یہ ری شیڈولنگ، یہ ہمارے گلے کا پھندہ بنے ہوئے ہیں۔ 2006 تک یہ ری شیڈولنگ قرضے ہیں، جسے آپ کسی کو قرضہ دیتے ہیں، آج آپ اس کو معاف کردیتے ہیں، کل آپ اس سے وصول کرتے ہیں، یہ ری شیڈولنگ تو ہمارے لئے ایک دھوکہ ہے، مرکز ہمیں دھوکے میں ڈالنا چاہتی ہے، یہ لوگ ہمیں دھوکہ میں ڈالنا چاہتے ہیں، عوام کو دھوکے میں ڈالنا چاہتے ہیں آپ ان سے ایک آدھیلہ معاف کروائیں، وہ آپ کا کارنامہ ہے۔ آپ ان سے اربوں روپے ری شیڈول کرائیں، یہ اپنے آپ کو دھوکہ دینا ہے۔ جناب والا! اسلئے میں وزیر خزانہ سے یہ استدعا کرونگا کہ آپ مرکزی وزیر خزانہ کو یہ کہدیں کہ آپکا صوبہ آپ کے یار دوست، آپ کے MPAs اس چیز کو، اس حقیقت کو جانتے ہیں، آپ ہمیں دھوکہ نہیں دے سکتے ہیں۔ خدارا اگر آپ نے اس ملک کو اس لعنت سے بچانا ہے تو آپ کچھ نہ کچھ قرضے جو ہیں، ان کو ری شیڈولنگ کی جگہ Waive

off کرالیں۔ہم بہت آگے نکل چکے ہیں،ان لوگوں کی پالیسوں کو لیتے لیتے،آخر میں ہماراانجام وہی ہوگا جو ہمارے پہلے آقاؤں کا ہوا تھا۔جہازوں میں بیٹھا کر نیچے گرادیں گے اور پھر یہ معاملہ ختم ہوجائے گا۔جناب والا! اس سے پہلے کہ پھر ہمارے جرنیلوں کو ہوا میں اٹھا کر نیچے گرادیں،کم از کم ہم اپنے صوبے کے حق کے حوالے سے آواز اٹھائیں۔باقی اس نیلی چھت والے پر چھوڑ دیں،وہ جو کچھ بھی کرے گا،ٹھیک کرے گا۔شکریہ جناب والا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ جی۔بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور : ډیره مهربانی مستر سپیکر صاحب ۔تاسو دے اهم مسئله باندے ماته اجازت راکړو۔ زما ورور انور کمال خان په ډیټیل سره ټولے خبرے اوکړے۔ داسے څه پاتے نشته دے خو بیا هم زه یو څو خبرے به ستاسو په نوټس کښ راولم۔سپیکر صاحب! زمونږه خپل بجټ، صوبائی بجټ، دانوے پرسنټ چه څنګه چه دوئ اووئیل، داد مرکز نه راځی اولس پرسنټ زمونږه خپل Resourcesدی او بیاد هغه بجټ تاسو حساب اوکړئ، منسټر صاحب ناست دے Sixty-fiveپرسنټ مونږه په پینشن او په تنخواګانو کښ ورکوؤ،65پرسنټ پراونشل بجټ بیا په هغے کښ 25پرسنټ مونږه ورکړو په قرضو کښ اوپه Interestکښ Ten percentچه مونږه ورکړو Maintenance and repairsکښ صرف پانچ پرسنټ مونږته پاتے کیږی چه هغه مونږ په ډیویلپمنټ کښ اولګوؤ۔ هغه پانچ پرسنټ بیا چه د ډیویلپمینټ دپاره پیسے نه وی نو مونږ بیا I.M.F ، ورلډ بنک، یوه ایجنسی،بله ایجنسی، د یونه خواست، د بل نه خواست،په منت او په زاروزومره پیسے جمع کړو چه لږ ډیره ډیویلپمینټ پرے اوشی، نو داسے دا صوبه او دا حکومتونه نه شی چلیدے۔ سپیکر صاحب! هر پنځه کاله پس داد پاکستان په آئین کښ ده چه نیشنل فنانس کمیشن به جوړیږی ۔چه څومره وسائل د پاکستان حکومت ته ملاؤیږی سپیکر صاحب، تاسو ته به یاد وی،په فلور باندے ،دا سمبلی په ریکارډ باندے دے چه دلته یو قرارداد ماپیش کړے وو، عموماً خلق وائی چه زمونږه صوبے سره وسائل نشته دے ، دلته په قرارداد کښ مادا ریکویسټ کړے وو او زه د هاوس ډیر مشکور یم او هم په هغه وخت کښ ماشکریه آدا کړے وه چه هغه Unanimouslyپاس شوے وو، په هغے کښ مونږ دا Requestکړے وو چه زمونږه

وسائل د مونږ ته راکړے شي۔ زمونږه خپل ځومره وسائل دي؟ زه تاسو ته په دعویٰ سره وایم سپیکر صاحب، چه مونږه باندے خدائے دومره لوئے مهربانی کړے ده چه په پاکستان کښې په بله صوبه باندے دومره مهربانی نشته خووسائل زمادی او بل چاپرے قبضه کړے ده، زما ورور وائی چه زه د پنجاب خبره نه کوم۔چه هر څوک زمونږه استحصال کوی،مونږه د هغوی خلاف خبره به کوؤ، که دهغوی سره خبره اونه کړو نو مونږه ته به څه ملاؤیږی او بیا زما ورور اووئیل زه توپ غواړم، ماته د خیر دے طمانچه راکړی، مونږ طمانچه نه غواړو ۔مونږ کلاشنکوف غواړو، خپل پوره حق غواړو،مونږه کمزورے خبره نه کوؤ چه یره مونږ دا غواړو، مونږ ته د کم راکړی۔ نه، مونږ پوره حق غواړو چه زمونږ حق کیږی۔زمونږ ایمان دے چه مونږ حق دپاره جدوجهد کوؤ او د اصولو خبره کوؤ۔سپیکر صاحب! د ټولو نه مخکښې د وسائل، نو مونږه قرارداد د دلته پیش کړو چه مونږ ته دا وسائل ټول ملاؤ شی او بیا د پاپولیشن په حساب باندے د مرکز او خپل، ټولے صوبے مرکز ته ورکړی پیسے او مرکز خپل کاروبار اوچلوی،دلته الټا کار داسے کیږی چه ټول وسائل مرکز راغونډ کړی، چه ټول وسائل راغونډ کړی نو د هغے نه بیا 37.5پرسنټ مونږ ته راکړی ۔هغه هم ډویژن اوکړی او 65.5پرسنټ ځان له کیږدی ۔د صوبائی حساب سره د هغوی هیڅ حثیت نیشته په دے چه هغه دے صوبوں کښې Interferenceاوکړی، هغه ټول په فوج او په قرضو باندے او په اسټیبلشمنټ باندے خرچ کیږی۔ Developmentخو د صوبے کار دے ، خو هغه ټولے فیصلے چه وی، هغه بره کیږی۔هغه بله ورځ فنانس منسټر صاحب راغلے وو،چیف منسټر صاحب مهربانی کړے وه، مونږه د اپوزیشن لیډران ئے هم غوښتلی وو نو ماورسره خبره کوله چه تایو ایکنک میټنګ اوکړو، هغه بله ورځ اود اتیا اربه روپو تاسو په ډیویلپمینټ کارونو باندے اعلانونه اوکړل، تپوس کوم چه زما صوبے ته په هغے کښې څومره ملاؤ شوی دی نو هغه اووئیل چه جی، زمونږه سره خو ستاسو سکیمونه نیشته۔ چه ستاسو صوبائی حکومت مونږ ته سکیمونه راواستوی نو بیا به مونږه اوکړو نو وزیر خزانه صاحب اووئیل چه مونږ خو 32سکیمونه لیږلی دی خو په هغے باندے تاسو عمل نه کوئ، بدقسمتی زمونږ داده، تاسو به ګورئ اخبار کښې راځی همیشه، چه ECNECمیټننګ اوشو، دومره اربه روپئی ملاؤشوے ،مابیاوزیر خزانه

ته اووئیل چه مهر بانی اوکړه ماته خو څه داسے ریکارډ راولیږه چه په دے پنځه اتیا اربو روپو کښې زمونږ صوبے ته هم څه یو ټیډی پیسه ورکړے ده۔ زمونږ صوبه کښې هډو څه پرابلم نشته؟ نو هغه اووئیل چه نه ، زه به تاته لیکلی درکړم چه مونږه ګومل زام کښې څه پیسے دغه کړی دی، هغه داسے خبرے دی چه هغه شل شل کاله او دیرش دیرش کاله زاړه سکیمونو باندے هغه ټپی چه دا ستاسو په وجه باندے دی سپیکر صاحب! زمونږ وسائل، زه د خپل وسائل خبره دا کوم چه خدائے په مونږه باندے دومره مهربانی کړی ده چه خدائے مونږ ته اوبه راکړی دی، اوغرونه ئے راکړی دی۔ چه یو بند ورته جوړکړو نو داربونو روپو بجلی ،بجلئی ته نن سباPowerوائی،په ټوله دنیا کښې شاید چه دا Powerدے ، او دا بجلئی چه ماته زما راکړی نو د پاکستان ټولے کارخانے به زما په صوبه کښې دلته اولګی۔بدقسمتئی داده چه د ون یونټ نه مخکښې بجلی زمونږ د صوبے سره وه، تاسو اوګورئ، دلته مخکښې هم ما په دے فلور آف دی هاؤس دا خبره کړے وه چه د پاکستان Industrialistاو د دنیا دهر Industrialistخپل ایمان نه وی، هغه ته چه دوه پیسے ملاؤیږی، هلته ځان رسوی ۔د یونټ نه مخکښې دلته د بجلئی ریټ د پنجاب نه کم وونو دلته درے ټکسټائل ملونه لګیدلی وو، یو نشاط ټکسټائل مل، یو جهانګیره ټیکسټائل او یو فاروقیه ټیککسټائل مل په نوښار کښې، نو دا ولے اولګیدل دلته؟ په یو ټیکسټائل مل کښې لس زره کسان نوکران کیږی نو مطلب دا شو چه په درے ملونو کښې دیرش زره خاندانونو ته روزی ملاؤیده خو زمونږ ه رونړو چه اولیدل چه داد بجلئی ریټ کم شو نو دا ټولے کارخانے به دے صوبے ته راشی، نو هغه یونټ مات شو، زما وزیر اعلیٰ صاحب راغلو، معافی غواړم وزیر اعلیٰ صاحب هر ځائے دا خبره کوی چه مونږ د صوبائی خود مختارئ خبره کوؤ، په حکومت کښې ناست یو او کوؤ ئے او نورو خلقو دا خبرے نه کولے۔ زه په دعوے سره وایم چه دا یونټ باچاخان اود باچاخان د ملګرو په جدوجهد باندے مات شو نو نن وزیراعلیٰ صاحب وزیر اعلیٰ دے۔نن تاسو سپیکر ئے۔ دلته اسمبلی هم شته، ممبران هم شته ،وزیران هم شته، نن دلته آئی جی پی هم ناست دے او دلته سیکرټریټ هم شته دا د باچاخان اود هغوی دملګرو په وجه،چه مونږ څوارلس څوارلس کاله قید اوخوړو او جائیداد ونه مو ضبط شوی دی،هله دا یونټ مات

شوے وو ۔کہ پہ حکومت کښې وو نو هم مو همیشه د صوبائی خود مختارئ دپاره جدوجهد کړے دے ، پہ اپوزیشن کښې خو بہ خواه مخواه کوؤ۔ سپیکر صاحب! زما د اعرض وو چه مونږ د صوبائی حقوق خبره کوله نو یونټ مات شو، وزیراعلیٰ صاحبان راغلل خو بجلی چه د ه هغه مرکز د ځان سره اوساتله،د هغه بجلئی وجه دا شوه چه پہ ټول پاکستان کښې Uniform rate شو۔Uniform rate چه شو نو ټولے کارخانے بندے شوے ، پہ In large کښې او ګورئ پہ نشاط کښې خلق پسی او چرګان جنګوی، فاروقیه ټیکسټائل مل بند، جهانګیره ټیکسټائل مل بند او زما پہ صوبه کښې د رزق د رک نه لګی نو زمونږه دا خواست دے د وزیر خزانه صاحب نه هم او د حکومت نه هم، چه مونږ ستاسو سره هر قسم ملګرتیا کوؤ، دخدائے دپاره دا زور واچوئ،دا بجلی چه د ه دا زمونږ د صوبے د ه چه مونږ ته ملاؤ شی۔ دا زمونږه حق دے ، د پنجاب چه څومره وسائل دی، خدائے دپنجاب ته نصیب کړی۔ چه د سندھ څومره وسائل دی، زما ورور خبره اوکړه چه د سندھ پورټ دے او هلته چه سندھ ته څومره ریونیو راځی، هغه زما د ټول پاکستان ریونیو هلته ځی،ولے ؟چه زمونږ دلته څومره ملټی نشنل کمپنیز دی، د هغے هیډ آفس ټول پہ مرکز کښې دی،چرته پہ کراچی کښې دی،پہ ټول پاکستان کښې د هغوی آفسز دی،څومره سیل کیږی، څومره پرچیز کیږی، څومره ټیکسونه جوړیږی زما عوام ئے ورکوی، هیډ آفسز پہ کراچی کښې دی نو پہ دے وجه ټول ټیکسونه هلته ملاؤیږی نو دا پکار د ه چه چرته داسے فیصله اوکړی چه ریونیو باندے هغے ته مونږ تیار یو چه دا ټول هیډ آفسز دی هر یوه صوبه کښې نو صوبائی ریونیو بہ پہ صوبه کښې ملاؤیږی،نو سپیکر صاحب! زما د وینا مقصد دادے چه مونږ د پنجاب،مونږ د سندھ، مونږ د بلوچستان وسائل نه غواړو زما خپل وسائل د ماته راکړی۔ زما تمباکو دی، زه پہ دعوے سره وایم چه پہ پاکستان کښې بل ځائے داسے تمباکو نشته دے ،آته دیرش بیلن روپئ زما د تمباکو ایکسائز دے۔ولے دا خلق دلته وائی چه ایکسائز خو د تمباکوډیر کم دے۔ تمباکو زمادی او کارخانه چرته د ه؟ پہ کراچی کښې د ه۔ ولے دلته مونږ کارخانے نه شو لګولے ؟ دلته بجلی زما د ه،Raw material زما دے خوکارخانه پہ کراچی کښې لګی ولے چه هلته پیسے جمع شی،ریونیو چه د ه هغه هلته جمع شی۔ زما ځنګلات دی، زما ورور اوس ماته دا کاغذ راکړو، پہ هغے باندے بہ بیا دوئ خبره کوی،

زما ځنګلات د اربونو روپو ځنګلات دی، زه په دعوے سره وایم چه په پاکستان کښې په بله صوبه کښې دا سے ځنګلات نشته دے کوم چه زما په صوبه کښې دی۔هغه زما نه دی، هغه هم د مرکز کنټرول کښې به وی، نو زما دا خواست دے، زه بار بار عرض کوم چه مرکز ته دا وینا کول غواړی چه زمونږه ټول وسائل د مونږ ته را کړی، بیا به د پا پولیشن په حساب باندے مونږه نه خپلے پیسے اخلی، زمونږ پرے هسے هم کار نشته دے خو کله به هم دا سے او نه کړی چه دا بجلی ماته را کړی۔ انشاالله چه د پنجاب او د کراچی هغه چه کوم زما ورور هم خبره کوله ،چه زه اسلام آباد ته ځم نو ماته د پښتنو وینے قمقمے ښکاری۔څنګه چه وزیر صاحب خبره کړے وه، نو بالکل مونږ د دوئ سره Agree کوؤ چه بجلی زما ده، زما بچو ته زما علاقو ته خو لوډ شیډنګ کیږی خو په پنجاب او سندھ کښې لوډ شیډنګ نه کیږی۔بجلی زما ده خو پیسے به مونږه برابر تقسیموؤ،یوریټ به وی خو چه پټرول او ډیزل او بل کوم پیټرولیم مصنوعات چه دی، هغه چه راځی نو هغه دوئ De regularize کړی وی۔کراچئ کښې به دهغے یو ریټ وی، ولے چه د ټرانسپورټیشن پیسے زما په صوبه باندے اچوی، زه د پورټ نه ډیر لرے یمه نو هلته یو ریټ دے او زما بل ریټ دے۔ چترال او بنوں او لرے علاقو کښې به بل ریټ وی۔ ولے چه دا ټول د ټرانسپورټیشن په وجه۔ مخکښې به دا سے نه وو۔ مخکښې به دا وو چه کراچئ کښې به څه ریټ وو نو په بنوں، چترال، دیر او سوات کښې به هم هغه ریټ وو خو دوئ چه اوس دا ډی ریګولرائزیشن اوکړو نو دا ټولے پیسے چه دی هغه بیا زمونږه دعوامو نه غونډیږی چه ستا پیټرول راځی او ستا پورټ ته فائده کیږی نو زما بجلی د ماته ملاؤ شی، زما د هم فائده اوشی۔ستا اوړه، غنم ستا دی، که ستا سو خوښه وی نو ماته راکوئ غنم، که خوښه مو نه وی نو نه راکوئ او زما بجلی به ته خا مخا اخلے۔چه ستا خوښه وی نو مالوچ ستا دی،غنم ستا دی، وریژے ستا دی، هر یو وسائل ستا دے خو زما وسائل ستا سره دی۔زه خپل وزیر خزانه صاحب ته د مکمل تعاون یقین دهانی ورکوم ۔ مونږ د صوبائی خود مختارئ دپاره ټول عمر هم جدوجهد کړے دے، بیا به هم کوؤ،بیا به هم کوؤ او دا وایو چه مهربانی اوکړه، دا ته به اوس دستخط اوکړے نو پنځه کالو پورے به دا شئے په مونږه حاوی وی۔ ددے دپاره څومره زیات نه زیات او زمونږ دجذباتو نه به مرکز هم خبروے ۔مونږ هغه بله

ورځ د فنانس منسټر سره هم په دے باندے خبرے کړے وے ، نو زمونږ به دا خواست وی چه سخت Standد واخلی ـ سپیکر صاحب چه فیصلے کیږی نو وائی چه پاپولیشن په حساب ،بلوچستان وائی چه د ایریا په حساب باندے ،زمونږ سره د حساب کتاب اوشی نو مونږ دا وایوچه د پاپولیشن په حساب سره نو بیا خوهرڅه پنجاب ته لاړل او پنجاب پاکستان دے او پاکستان پنجاب دےـتاسو اولیدل، الیکشن اوشو نو چه هغه کوم مروجه طریقه ده دالیکشن نو هغے باندے اونه شو One man one voteاوشوـ پنجاب که ووټ ورکړی که ورنه کړی، که مونږه ورکړو که ورنه کړو، سړے به خا مخا د پاکستان صدر وی،نو زمونږ بدقسمتی داده سپیکر صاحب، چه زمونږ هغه،مونږ وایو چه فرنټ لائن سټیټ دے زمونږ،نن زمونږ دا حکومت چه ناست دے خدائے شته هغه صرف په دے وجه چه دا صوبه چه ده، دا د افغانستان مخامخ ولاړه ده او د طالبانو او قبائلو په وجه باندے زما صوبے ته اهمیت ورکوی۔ زما په وجه دوئ ناست دی خو زماد صوبے وسائل ماته نه راکوی ـدا کوم تباهی، داکوم زیاتے ، دا فورسز، ددوئ مومنټ،دا هر څه چه کیږی ،دهغے پکار داده چه دلته زمونږ افغان مهاجرین زمونږ رونړه دی،پښتانه دی ،مسلمانان دی، زمونږ سره ناست دی، د هغے هیڅ Subvention مونږته نه ملاؤیږی۔کله چه خبره کیږی، وائی جی، هغه خو بس یونائیټډ نیشن او N.G.Os والا کوی، خو زما انفراسټرکچر چه دے هغه ټول تباه شوکنه،هغه به څوک جوړوی؟دهغے دپاره به د چرته نه پیسے راځی؟ چه خبره کیږی نو د افغان مهاجرین هیڅ Subventionمونږ ته نه ملاؤیږی۔بیا داتاسوپخپله د سټیټ بنک رپورټ به لوستے وی،په هغے کښ وائی چه پاکستان کښ غربت چه دے ،هغه د ټولو نه زیات په دے صوبه کښ دے ، پختون خواه کښ دےـ مونږ ددے افسوس کوؤ چه سټیټ بنک پخپله وائی چه په ټولوکښ غریبانان چه دی، هغه په دے صوبه کښ اوسیږی نو بیا پکارخو داده چه د خدائے رسول دپاره تاسو هم یو غور اوکړئ چه یره دا غریبانان دی نو دوئ ته لږ Subventionورکړئ ـخیرات نه غواړوـ زه دعوے سره تاسو ته وایم چه هغه خپل وسائل چه ماته ملاؤ شی او بیا چه کوم زمونږ دا اوبه دی، د اوبو فیصله شوے ده، سپیکر صاحب، 1992کښ زمونږ تقریباً دولس لکهه کیوسک اوبه چه دی، رښتیا دولس زره کیوسک اوبه زمونږ نه مرکز

اخلی،دتهونسه بیراج، جناح بیراج، د کالاباغ ډیم، خوزمونږ د اوبو پیسے مونږ له نه راکوی۔ پکارده چه زما اوبه استعمالوی نو زما دا پیسے راکړه، نو مونږ ته وائی چه تاسوله پیسے په دے نه درکوو چه تاسو ځان له لارے جوړے کړئ، چینل جوړ کړئ،نهرونه جوړ کړئ نو اوبه به واخلئ نو مونږ به چینل، نهرونه څنګه جوړکړو چه تاسو زمونږه پیسے نه راکوئ۔زما د بجلئی ایک سو اٹها نوے ارب روپئی ستاسره، هغه ته راکړه ،زه به دا ټول نهرونه جوړکړم۔ هغه به جوړوم نو هله به اوبه استعمالوم۔ته ماته زما پیسے نه راکوے او زما اوبه به ته استعمالوے ،نو هغه پکارده چه زمونږ وزیر خزانه صاحب کوشش اوکړی چه کومے اوبه تاسو استعمالوئ، کم از کم د هغے پیسے خو راکړئ چه مونږه ددے جوګه شو چه سبا ځان له پخپله هغه چینلز جوړکړو چه مونږ دا اوبه استعمال کړو۔سپیکر صاحب، بدقسمتی داده چه مونږ کله د صوبے د حقوق خبره کوؤ،اوس خو د خدائے شکر دے ،په دے فخر کوم، دالله کرم دے چه مونږ ټول Unanimouslyد صوبے د حقوق اود صوبائی وسائل خبره کووچه مونږ ته د ملاؤ شی۔ تر اوسه پورے همیشه مونږه جدوجهد کولو نو خلقو به هغه شان،مونږ کوشش کړے وو، تاسو ته به یاد وی سپیکر صاحب، دوه درے ځله مونږ په دے صوبه کښې حکومت کولے شو خو مونږ د مرکز ی حکومت سره Confrontationنه راوستلو دپاره د هغوی خلق دلته وزیر اعلیٰ ګان په دے جوړکړی وو چه مونږ ته به زیات نه زیات ریونیو راځی خو بدقسمتی داوه چه کله Crisisجوړیږی نو زمونږ دصوبے څوک تپوس نه کوی، چه هغه هر څوک وی، که هغه د مسلم لیګ حکومت وی، که هغه د پیپلز پارټئ حکومت وی، که هغه د مارشل لاء حکومت وی، که هغه هر څوک وی، زمونږ د صوبے سره د سوتیلی ماں والا سلوک کیږی ،زما سپیکر صاحب،دا خواست خپل فنانس منسټر ته دے چه دوئ خالص منافع د بجلئ باره کښې، هغه هم ستاسو په دے آئټم کښې شته دے ،د بجلئی باره کښې د خالص منافعے خبره هم مونږ دلته کښې کوؤ،په هغه باره کښې هم زه تا سو ته عرض اوکړم چه هغه هم مونږ ته نه ملاؤیږی۔ جی، دا زما ورور خبره کوی، 1992کښې زه په دے ډیر فخر کوم چه 1973 آئین کښې دا وو چه د بجلئ پیسے به صوبے ته ملاؤیږی او د ګیس پیسے به بلوچستان ته ملاؤیږی خو1973نه 1992 پورے یو ټیډی پیسه دے صوبے ته چا نه ده ورکړے۔ کوم وخت چه مونږه

نوازشریف سره Agreement او کړو چه مونږه به تا سره هله حکومت کوؤ چه مونږه ته خپل صوبائی حقوق کړے نو د نواز شریف لیکلے خط، Agreement ما سره پروت دے چه کوم وخت دلته حکومت جوړ شو،زمونږه حکومت دلته کښې راغلو، مونږ وزیران شو، مرکز کښې زمونږه دوه وزیران واغستل،هغه دوو وزیرانو هغه وخت پورے حلف وانه غستو کوم وخت پورے چه د بجلئی پیسے دے صوبے له نه وے ورکړے شوے۔دا تاریخ گواه دے۔ دا زه په فلور آف دی هاؤس خبره کوم چه دے کښې Contradiction وی نو زه ذمه وار یمه چه دوؤ وزیرانو هغه وخت کښې حلف واغستو چه کوم وخت مرکزی حکومت دا فیصله اوکړه چه د بجلئ شپږ اربه روپئ مونږه ته هغوی راکړلے ،د 1973آئین لاندے۔1973نه 1992پورے هر حکومت راغلے وو، چا هم پیسه نه ده راکړے۔ 1992کښې پهلا ځل مونږه شپږ اربه روپئ واغستلے۔ هغه وخت کښې چه دلته کوم فنانس سیکرټری وو، مرکز کښې هم هغه فنانس سیکرټری پاتے شوے وو، هغه ماته راغلو او ماته ئے اووئیل چه دا به په اته اربه روپو باندے Cap کړو او تاسو ته به اته اربه روپئ په کال کښې ملاؤیږی نو ما ورته اووئیل چه تاسو به سبا د بجلئ ریټ سیوا کوئ نو مونږه به هم هغه اته اربه روپو ته ناست یو۔ نه، ماوئیل چه مونږه د اے جی این قاضی او د هغے چه کوم گارنټی راکړے ده، هغه صدر پاکستان راکړے ده، د یوے یوے پیسے حساب به د رسره کوم او چه شپږ اربه جوړیږی نو شپږ به اخلم او که دوه جوړیږی نو دوه به اخلم او که دولس یا اوولس جوړیږی نو اوولس به درنه اخلم، نو هغه وخت مونږ اته نه دی منلی خو بدقسمتی دا ده چه زمونږه حکومت دوه کاله پس استعفیٰ ورکړه او د هغے نه پس چه هر یو حکومت راغلے دے نو هم شپږ اربه روپئ ئے ، او هغه شپږ اربه روپئ هم پوره په وخت نه راکوی۔ د سردار مهتاب حکومت وو، مونږه اپوزیشن کښې ناست وو، بجټ پیش کیدو، تاسو په دے غور اوکړئ ، سوچ اوکړئ، چه بجټ تاریخ Announce شواو د ټی وی کیمرے راغلے خو بجټ پیش نه کړے شو۔ سردار مهتاب راغلو او بیگم نسیم ولی خان ته ئے اووئیل چه خدائے د پاره دا بجټ چه ما پیش کړو نو ماسره خو یو پیسه هم نشته او دغسے دا درانی صاحب هم هغه وخت مونږ سره وو، هغه وخت کښې مونږه بائیکاټ اوکړو۔ بیا د شپے ، څلور بجے مازیگر سرتاج عزیز صاحب فیکس اوکړو چه مونږه دا پیسے تا سو ته ریلیز

کړے نو په هغه ورځ بجټ پیش نه شو او بله ورځ هغه بجټ پیش شو۔ زما حق هم ما ته نه ملاؤیږی، بغیر د جهګړے نه او بغیر د شور نه، نو سپیکر صاحب، زما ورور او مونږه اوس د بجلئ خبره کوؤ نو د بجلئی زمونږه شپږ اربه نه دی، او بیا دوئ دا وائی چه دا سرچارج به لګوؤ،سرچارج، دا سرچارج به د دوئ حق نه جوړیږی۔ د سپریم کورټ دا فیصله پرته ده چه دا ګومره پیسے چه دی، دے باندے چه ګومره سرچارج لګی، دے باندے چه هر ګومره ټیکس لګی، بنیاد خو زما دے، بجلی خو زما ده، په دے کښ تاسو سرچارج لګوئ او ټیکس لګوئ، دا هر یو ګیزد ما ته ملاؤ شی خو هغه زما د اتلس، وولس اربه روپو په ځائے مونږه ته شپږ اربه روپئ هم نه راکوی او بیا زمونږه وزیر صاحب اولګیدو او یو کمیټی ئے جوړه کړه چه هغے ته ثالثی کمیټی وائی۔ مونږه دا وایو چه ثالث په هغه ځائے کښ کیږی چه ستا حق نه وی۔ زما حق دے، زما ایمان دے چه دا زما پیسے دی نو ثالث کمیټی، سبا چه یو ګیز کمیټئی ته لاړ شی نو هغه خو بیا ټول عمر د پاره د هغه کمیټئی میټنګ نه کیږی۔ نن فلانکے نمائنده رانغل ، نن فلانکے رانغلو۔ دا به کال دوه کاله تیر شی نو سپیکر صاحب ، زما دا خواست دےچه دا کمیټئ تر هغه وخته پورے مه جوړوئ، حکومت کښ تاسو هم پاتے شوی یئی او مونږ هم پاتے شوی یو چه کوم شئے د چا خوښ نه وی نو هغه کمیټئی ته حواله کړی۔ نن به ستا ممبر وی او د بلوچستان ممبر به نه وی، بله ورځ به د پنجاب ممبر Willfully نه راځی۔ په دریمه ورځ به واپډا والا نه راځی او په ځلورمه ورځ به بل سړے نه راځی نو دا میټنګ به Postponeکیږی او دا بیا فیصله نه کیږی، نو زما دا درخاست دے چه میټنګ او کمیټی خو هغه وخت جوړیږی چه چرته جهګړه وی، زما خو حق دے نو زما حق دوئ ځنګه ما ته نه راکوی او دوئ ئے په میټنګونو او کمیټو کښ ګرځوی؟ زما حق دے او زما حق د راکړی، بس صرف بله خبره هډو نشته نو په دے وجه زه دے خپل منسټر صاحب ته خواست کوم چه مهربانی اوکړئ تاسو په دے کمیټئی او میټنګونو کښ ځان مه Involveکوئ۔زه په دعویٰ سره وایم چه ټول حکومت او Tenure به ختم شی او د کمیټئی میټنګ به Finalکیږی نه، هغے کښ به خبرے کیږی نه، هغے کښ داسے لوئے لوئے Dataجوړے کړی چه په هغے به بیا سړے پوهیږی هم نه۔ واپډا والا به وائی چه دا زمونږه کمپیوټر خراب دے او بل به وائی چه زما دا

Problemدے نو دا شئے به نه کیږی نو زما دا خواست دے چه دے کمیټو کښې ځان مه Involveکوئ او خپل حق چه دے ، هغه "ڈنکے کی چوټ" باندے اوغواړئ چه دا زما هق دے ، دا زما بجلی ده، داد ماته راکړے شی۔ زه بیا دا خبره کوم سپیکر صاحب، چه خدائے مونږه سره ډیره لویه مهربانی کړے ده، زمونږ صوبے سره، خدائے مونږ ته دومره وسائل راکړی دی چه دا وسائل مونږ ته ټول ملاؤ شی نو زه دعویٰ سره وایم چه پاکستان کښې بلے صوبے سره دومره وسائل نشته، دومره مالدار، دے صوبه کښې به هر یو کس ته انشاء الله خپل حق ملاؤیږی نوبدقسمتی داده او مونږه چه چرته لاړ شو، خلق روډ غواړی، سکول غواړی، هسپتال غواړی ، پرابلمز ډیر زیت دی، نوکری غواړی خو نوکری، هسپتال ،ایجوکیشن،روډهر کله کیږی چه وسائل وی نو وسائل خو تاسو ته ما مخکښې اووئیل چه صرف پانچ پرسنټ د هغه خپل بجټ چه دے ، هغه پاتے کیږی، باقی خو ټول په قرضو، په پنیشن او تنخواګانو کښې لاړ شی او دا منسټر صاحب ناست دے ، زه دعویٰ سره وایم، زه دعویٰ سره دا خبره کوم منسټر صاحب ته، چه پنځلس کاله پس دا 100پرسنټ بجټ به په تنخواګانو او په پینشنونو ختم شی او لاس ته به هیڅ هم نه راځی۔ بیا به مونږه خواست کوؤ۔ مونږ به دلته کښینو، مونږ چه خپله پالیسی جوړوؤ، خپل ملک مو دے ، آزاد یو، آزادی ده خو بیا چه کوم وخت فنانس د پاره یو ته خواست کوؤ، بل ته خواست کوؤخو ځوک چه نن پیسے ورکوی نو خپلو مفاداتو د پاره ورکوی، ځوک زما د غربت لحاظ نه کوی، زما د غریب لحاظ نه کوی، زما د صوبے د کمزورئ لحاظ نه کوی، زما دصوبے د غربت لحاظ نه کوی، خپل مطلب له ئے ورکوی چه دا پیسے واخله او ماله به دا دا کوے نو بیا مونږه به هغه پالیسیانے کله هم نه شو جوړولے چه هغے ته د آزادئ پالیسی وائی۔ زما به دا خواست وی او زه منسټر صاحب ته دا هم عرض کوم چه زمانږه دا کشران ، زمونږه دا ورونږه چه خپلے خبرے اوکړی نو بیا پکار دادی چه یو Unanimous Resolution راولو او که Resolutionراولو او سختئی سره هغه خبره اوکړو او بیا هم زه دا وایم چه اوس خو نور به زماورونږه خبره کوی چه نه مونږه به واک آؤټ کوؤ او مونږ به سپیکر صاحب، په هاؤس کښې نه کینو چه زمونږه Resolutionد ردئ په ټوکرئ کښې اچوی۔ زمونږ دا خبرے هغه د ردئ په ټوکرئ کښې اچوی۔ زمونږ ه د خبرے اهمیت

نشتہ۔ زمونږه وسائل مونږ ته نه راکوی۔ زما بچی د لوګونه مړه کیږی او دوئ مزے کوی۔ زه هم مسلمان یم، زه هم پاکستانے یم، زه هم پښتون یم، زما هم دے پاکستان کښ حیثیت دے۔ زما هم حق دے چه ماته د خپلے پیسے ملاؤ شی۔ ډیره مننه ، ډیره شکریه۔ (تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you. Mushtaq Ghani Sahib!

محترمہ فرح عاقل شاہ: جناب سپیکر۔

Mr. Sikandar Hayat Khan: Mr. Speaker Sir, on personal explanation please. Mr. Speaker Sir,…………..

محترمہ فرح عاقل شاہ: جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب، پلیز۔۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! چونکہ چیف منسٹر صاحب اس وقت ہاؤس میں موجود ہیں تو ہم ایک اہم بات کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ پانچ مہینے پہلے ایک ایڈ جرنمنٹ موشن ہم لے کر آئے تھے، فرح کے توسط سے اس ہاؤس میں، فرح عاقل لے کر آئی تھیں اور وہ Child abuse کی بات تھی۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر ایک۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: وہ سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس چلا گیا ہے سر۔ لیکن میٹنگ پہ میٹنگ ہو رہی ہیں۔ میرے خیال میں 'Abuse' کا لفظ اڑ گیا ہے اور صرف 'Child' رہ گیا ہے۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: جی، 'Child' رہ گیا ہے جی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: تو اس پہ میں چاہتی ہوں کہ چیف منسٹر صاحب بھی Interest لیں اور بتائیں کہ کیا وجہ ہے کہ پانچ پانچ مہینے تک سٹینڈنگ کمیٹیز کے پاس یہ چیزیں پڑی رہتی ہیں اور اس پہ کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوتا۔ جب یہ کہیں گی تو شاید گورنمنٹ کو یہ خیال آجائے گا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اور جناب سپیکر صاحب، جناب چیف منسٹر صاحب نے اس پہ پہلے دن ہی یقین دہانی کروائی تھی کہ ہم اس پر بھرپور ایکشن لیں گے اور جو بھی قصور وار ہونگے لیکن ابھی تک اس کمیٹی کا نہ تو فیصلہ آیا ہے اور نہ ہی اس کے بارے میں کوئی بات ہوئی ہے۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: سر! آپ کو یاد ہوگا، میں آپ کے پاس پچھلے بدھ کو بھی آیا تھی اور آپ نے میرے سامنے دو تین لوگوں کو فون بھی کئے تھے مگر اس کے بعد کسی نے مجھے کوئی Response نہیں دیا سر، تو میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ اس کے بارے میں۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! یہ ہماری قوم کا سرمایہ ہیں، سر۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ قواعد وضوابط کے۔۔۔

ڈاکٹر امتیاز سلطان بخاری: سر! ہم سب خواتین اس بات کا پرزور مطالبہ کرتی ہیں کہ اس پر Action لیا جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، جو اس Topic پہ۔۔۔۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: سر! یہ معمولی بات نہیں ہے کہ اس کو اتنا Light لیا جارہا ہے اور Ignore کیا جارہا ہے۔ سر، یہ بہت۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، لیا جائیگا، اس پر کام ہو رہا ہے۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: کچھ بھی نہیں ہو رہا ہے، سر۔ کچھ بھی نہیں ہوا ہے اور نہ ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں، میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: جی۔

جناب سپیکر: نام تو آپکا آیا ہے، عبدالاکبر خان تو چلے گئے ہیں۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: جناب سپیکر صاحب! میں ایک بات اور کہنا چاہونگی کہ میں نے مولانا فضل علی حقانی صاحب کو ٹی وی پہ یہ کہتے ہوئے سنا تھا 'Followed with FAHD' پروگرام میں کہ انہوں نے اس سارے قصے کو یہ کہہ کے ختم کر دیا کہ صرف پرنسپل اور سکول کے ٹیچرز کے درمیان کی کوئی آپس کی رنجش تھی اور اس کا Sex سے یا Child Abuse سے دور دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہے، تو میں صرف ان سے یہ پوچھنا چاہونگی کہ اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود انہوں نے یہ بات کس طریقے سے ختم کر دی۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! زه معافی غواړم ، څنګه چه زما دے خور خبره اوکړه، پکار داده چه دے باندے د عمل اوکړے شی او چه چرته غلطی وی نو چیف منسټر صاحب ته Request دے چه Action د پرے واخلی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ بات آپ نوٹ کرلیں اوراس کے بارے میں آپ Action لے لیں۔جی، عبد الاکبر خان صاحب۔

میاں نثار گل: تاسو اول زه۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: میں مشکور ہوں جناب سپیکر، آپ کا۔۔۔۔

جناب سپیکر: مشتاق احمد غنی نے آپ کو فلور دیا ہے، میں نے تو فلور نہیں دیا ہے۔ (قہقہہ)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے۔۔۔

جناب سپیکر: اپنے آپ کو بچاتے ہوئے آپ کو ٹارگٹ کیا ہے۔۔۔عبدالاکبر خان صاحب۔ (شور) آرڈر پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان: میں مشکور ہوں کہ آپ نے آج اہم جو دو Issues ہیں۔۔۔ (شور)

Mr. Speaker: Please, please.

جناب عبدالاکبر خان: جس سے صوبے کا مستقبل وابستہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ (محترمہ رفعت اکبر سواتی) سے Request ہے کہ آپ اپنی سیٹ پہ چلی جائیں۔

جناب عبدالاکبر خان: اس پر بحث کرنے کا موقع دیا۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! د دے عبدالاکبر خان صاحب سپیچ ډیر اهم وی جی او د لته دولس بجے دی۔۔۔

Mr. Speaker: Order please, order.

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: که د چائے وقفه کوئ نو ټهیک ده او که نه وی، چه د دوئ خبره پوره شی۔ تقریر ډیر اهم دے ، جی۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔جی!

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! آج ہم بحث کر رہے ہیں این ایف سی ایوارڈ پر جو ابھی تک بنا نہیں ہے لیکن سننے میں آیا ہے کہ مارچ کے آخر تک یا اپریل میں اس کو Finalize کرینگے اور دوسرا Net profit پر جناب سپیکر، ہم نے خاص Arbitration کے متعلق بات کی تھی۔ جناب سپیکر! اس اسمبلی کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ تقریباً ہر اجلاس میں ہم ان دو Issues کو اس اسمبلی کے ایجنڈے میں شامل کرتے ہیں اور انہی چیزوں پر بحث کرتے ہیں۔ جناب سپیکر! تاریخ گواہ ہے کہ جب ناانصافیاں اور محرومیاں حد سے بڑھ جاتی ہیں تو پھر وہ محسوس ہونے لگتی ہیں ______ واک آؤٹ کوی۔

(اس مرحلے پر حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والی خواتین اراکین نے ایوان سے واک آؤٹ کیا)

جناب سپیکر: آپ جاری رکھیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جی!

جناب سپیکر: آپ جاری رکھیں، آپ جاری رکھیں۔

جناب عبدالاکبر خان: کس روسے کیا ہے؟

جناب سپیکر: نہیں نہیں، یہ پتہ نہیں ہے۔ آپ کی تقریر سننا نہیں چاہتیں۔ جی، عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اگر اس طرح Disturbance ہو تو میرے خیال میں ۔۔۔۔

Mr. Speaker: Order please, order please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! آپ اس اسمبلی کی تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو گزشتہ جو اسمبلیاں تھیں، ان میں یہ مسئلہ اتنی شد و مد سے Discuss نہیں ہوا کرتا تھا۔ سال میں کہیں ایک دفعہ یا دو سال میں کہیں ایک دفعہ یہ مسائل آئے تھے اور ان پر Discussion ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: ہاں ہاں، جائیں جائیں۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! میرے خیال میں ٹی بریک کر لیں۔ اس کے بعد پھر آجائیں گے۔ اس طرح تو یہ نہیں ہو سکتا ہے جی۔

جناب سپیکر: آپ جاری رکھیں۔ وہ لائیں گے، وہ لائیں گے۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: سپیکر صاحب! دا خو ډیر اهم تقریر دے، د عبدالاکبر صاحب خو ډیر اهم تقریر دے۔

Mr. Speaker: Order please.

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: دا خو ډیر اهم تقریر دے او پچاس فیصد نه زیاته آبادی بهر لاړله (قہقہے) نو دا خو لږ زیاتے دے۔ د چائیو نه پس ئے کیږدئ نو هغوی به هم رضا شی او رابه ئے ولو جی۔ د دوئ دا تقریر به کم از کم تهول واوری جی۔

جناب سپیکر: هغوی پسے لاړل، راځی۔ جناب عبد الاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ہم بار بار اس پر بحث کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ محرومیاں اور وہ ناانصافیاں اب اس حد تک پہنچ چکی ہیں کہ وہ برداشت سے باہر ہو رہی ہیں۔ اگر وہ تھوڑی تھیں تو ہم برداشت کرتے تھے یا ہم نے برداشت کیا لیکن جناب سپیکر، میرے خیال میں وہ محرومیاں اور ناانصافیاں اور وہ ظلم اب اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ اس صوبے کے عوام کیلئے ان کو مزید برداشت کرنا مشکل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہوشیار آدمی وہ ہوتا ہے جو تاریخ سے سبق حاصل کرے۔ ہوشیار آدمی وہ ہوتا ہے جو تاریخ کو دیکھ کر آئندہ کیلئے فیصلے کرے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم اس حد تک جانے کیلئے تیار ہیں لیکن اگر ان چیزوں سے ہمیں مجبور کیا گیا اور اس طرح کی حرکتوں سے ہمیں مجبور کیا گیا تو جناب سپیکر، میں اس پر پھر بعد میں بحث کرونگا لیکن یہ میرے خیال میں اس ملک کیلئے ٹھیک نہیں ہوگا۔ ایک طرف توCheatingہو رہی ہے اس ملک کے ساتھ جناب سپیکر، ایسی کھلم کھلاCheatingہو رہی ہے، ان عوام کے ساتھ ایسی کھلم کھلاCheatingہو رہی ہے کہ جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ جناب سپیکر! Divisible Poolدنیا کی ہر فیڈریشن میں ہوتی ہے کہ جب لوگوں سے ٹیکس اکھٹا کر کے اسی ٹیکس میں سے فیڈرل گورنمنٹ اپنا ایک Proportionate حصہ رکھ لیتی ہے جتنا اس کو ضرورت ہوتی ہے، وہ رکھ لیتی ہے اور باقی جو حصہ ہوتا ہے وہ اس ملک کے عوام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ جناب سپیکر! آج اگر فیڈرل گورنمنٹ کا بجٹ آپ اٹھا کے لے لیں تو جناب سپیکر، Total outlay 8.5 Billion ہے، 805ارب روپے فیڈرل گورنمنٹ کا بجٹ ہے اور آپ کا Divisible Poolیعنی وہ پول جس میں سے صوبے اور مرکز اپنا اپنا حصہ لیتی ہے، وہ 510 بلین ہیں، یہ 300 بلین کہاں ہیں؟ یہ Cheating، یہ ڈاکہ، کیا آپ لوگوں سے ٹیکسوں کے ذریعے 805 بلین اکھٹا کر رہے ہیں اور عوام میں Shareکو تو پھر میں بعد میں لونگا لیکن وہ جو قابل تقسیم ہیں، وہ 510 بلین ہیں۔ کیا دنیا میں کسی ملک میں بھی

فیڈریشن اپنے Federating Units کے ساتھ اتنی حد تک Cheating کر سکتا ہے کہ 300 بلین چھپائے؟ میں جناب سپیکر، اس رقم کی بھی بات نہیں کرونگا جو فیڈرل گورنمنٹ Loan لے کر بینکوں سے، جس کو پھر آخر میں ہمیں ادا کرنا پڑتا ہے، یہ تو ان کا Actual outlay ہے، 805 بلین اور آپ کا Divisible Pool ہے 510 بلین، 300 بلین، آپ سے چھپاتے ہیں ایک۔ دوسرا جناب سپیکر صاحب، وہ حکومتیں، وہ جمہوری حکومتیں جن کو چور کہا گیا، جن کو یہ کہا گیا کہ یہ ڈاکو تھے، انہوں نے اس ملک کو لوٹا، وہ حکومتیں جب ان پیسوں کو تقسیم کرتی تھیں تو 80 فیصدی حصہ صوبوں کو دیتی تھیں جناب سپیکر، اور 20% حصہ مرکز لیتی تھی، اس ایوارڈ سے پہلے جو ابھی Enforce ہے۔ اس سے پہلے جو ایوارڈز ہوئے جناب سپیکر، اس میں سے 80% حصہ صوبوں کو ملتا تھا اور 20% حصہ مرکز کو ملتا تھا۔ اب جناب سپیکر، اس 20% حصے کو بڑھاکے۔۔۔

(اس مرحلے پر خواتین اراکین واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں واپس آگئیں)

(تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: میں مشکور ہوں، جناب سپیکر۔۔۔

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: اگر وہ Ratio جو گذشتہ حکومتوں نے اس Divisible Pool کو تقسیم کرنے کیلئے Adopt کیا اور اگر وہ Outlay جو فیڈرل گورنمنٹ اس ملک کے عوام سے لے رہی ہے جناب سپیکر، تو پتہ ہے آپ کا آج Divisible Pool میں حصہ 92 بلین ہوتا جبکہ آج آپ کو 26 بلین مل رہے ہیں، جناب سپیکر۔ یہ 67 یا 68 بلین آپ سے کس کھاتے میں جا رہے ہیں؟ جناب سپیکر! کہاں جا رہے ہیں؟ اگر یہ 66 بلین جو آپ کا قانونی اور آئینی حق ہے، جو اس سے پہلے حکومتیں اس Ratio کے حساب سے دے رہی تھیں جناب سپیکر، وہ آج آپ کو نہیں مل رہا۔ ہم یہاں جب بار بار چیختے ہیں اور اس مسئلے کو روزانہ اٹھاتے ہیں تو جناب سپیکر، ہمارے صوبے کی حالت دیکھیئے، آج صوبہ سرحد پاکستان کا واحد صوبہ ہے جہاں Poverty line پچاس فیصدی سے Above چلی گئی ہے جناب سپیکر، اور دیہاتوں میں تو میں نہیں سمجھتا کہ 55 اور 60 تک نہیں پہنچی ہو یعنی مطلب یہ ہے کہ آپ کا دوسرا شخص -/750 روپے ماہوار یعنی 25 روپے دن کما رہا ہے۔

جناب سپیکر! 25روپے میں وہ کھانا بھی کھا رہا ہے، وہ دوائی بھی لے رہا ہے، سب کچھ ان 25روپے میں کر رہا ہے۔ جناب سپیکر! آپ کا صوبہ سارے پاکستان کا واحد صوبہ ہے جہاں کنٹریکٹ پر ملازمین بھرتی کئے جاتے ہیں، جہاں پر انجنیئرز، پروفیسرز، ڈاکٹرز اور ججز تک کنٹریکٹ پر ہیں، اسلئے کہ آپ کہتے ہیں کہ ہماری پاس پنشن کیلئے پیسے نہیں ہیں۔ جناب سپیکر! آپ کا صوبہ پاکستان کا واحد صوبہ ہے جس کی اے ڈی پی تقریبا 30%slash ہو گئی ہے، کسی صوبے کی اے ڈی پی 30% تک Slash نہیں ہوئی ہے۔ جناب سپیکر! آپ کے صوبے میں بیس پچیس لاکھ افغان مہاجرین آباد ہیں۔ جناب سپیکر! یہ جب آرہے تھے تو کہا گیا کہ یہ پاکستان کے مہمان ہیں لیکن آج وہ پاکستان کے نہیں صوبہ سرحد کے مہمان بن گئے ہیں۔ پچیس سال سے وہ صوبہ سرحد کے مہمان چلے آرہے ہیں جناب سپیکر، اور آپ یاد رکھیں کہ یہ آپ کی صوبے کی Population کا 12% ہیں اور آپ کے پاکستان کا 5% ہیں۔ یعنی یہ افغان مہاجرین آپ کے سارے پاکستان کی آبادی کا ڈیڑھ فیصدی ہیں جناب سپیکر۔ ہم کہتے ہیں کہ یا تو انہیں واپس بھیجو، اگر واپس جب تک نہیں بھیجتے تو جس طرح کراچی کے مہاجرین کیلئے Divisible Pool سے پیسے دے رہے ہیں، ان مہاجرین کو Divisible Pool سے کیوں پیسے دے رہے ہیں جناب سپیکر، جب تک آپ ان کو واپس نہیں کرتے، پچیس سال ہم نے اس انتظار میں گذارے کہ آپ ان کو واپس کرینگے یا یہ آپ کے مہمان ہیں کیونکہ Billions Dollars اس وقت کے جرنیلوں نے اور مرکزی حکومت نے ان کے کھاتے میں کھائے ہیں لیکن مہمان ہمارے سر پر بٹھا دیئے گئے۔ انفراسٹرکچر ہمارا تباہ کر دیا گیا، سکول، کالجز، روڈز، ٹریڈ، ٹرانسپورٹ، سب کچھ انہوں نے تباہ کر دیا ہے اور بدلے میں وہ مہمان جو پاکستان کے مہمان ہیں، آج صوبہ سرحد کے مہمان بن کر بیٹھے ہیں جناب سپیکر، اور اگر ان ڈیڑھ فیصدی کو جب تک Repatriate نہیں کیا جاتا، اس صوبے کو آبادی میں شامل کرتے ہیں۔ For the Time being اور وسائل آپ کو ملتے ہیں تو پتہ ہے جناب سپیکر، انہی کی Ratio جو 37% ہے، اس میں 4 بلین روپے آپ کے اس صوبے کو مل سکتے ہیں جناب سپیکر۔ ہم ایک ایک پائی کے محتاج ہیں۔ آپ دیکھیں گے جناب سپیکر، اور مجھے یقین ہے کہ حکومت بھی اس بات کو سمجھتی ہے کہ جیسے جیسے وقت گذر رہا ہے، آئندہ دس سالوں تک اگر یہ حالت رہی تو آپ کے پاس ڈویلپمنٹ کیلئے ایک پیسہ بھی نہیں ہوگا، نہیں ہو سکتا آپ کے پاس۔ وہ آپ کو خوار کرنا چاہتے ہیں جناب سپیکر، وہ آپ کو بھیک مانگنے

پر مجبور کرنا چاہتے ہیں جناب سپیکر۔ ہم بھیک مانگنے والے نہیں تھے، ہماری تاریخ اس بات کی گواہ ہے جناب سپیکر، اس صوبے کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ہم کبھی بھی بھیک مانگنے والے نہیں تھے، ہم غریب نہیں تھے، ہمیں غریب بنایا جارہا ہے جناب سپیکر۔ ہمیں بھیک مانگنے پر مجبور کیا جارہا ہے جناب سپیکر۔ ہمارے جو قانونی اور آئینی حقوق ہیں، وہ نہیں مل رہے ہیں جناب سپیکر، کہاں جائیں ہم؟ چیختے چیختے تھک گئے ہیں۔ تقریریں کرتے کرتے ہم تھک گئے، کہاں ہم جائیں، کس کے پاس جائیں؟ جناب سپیکر! کس سے مانگیں اپنا حق؟ آئین نے جو ہمیں حق دیا ہے، وہ ہمیں نہیں مل رہا جناب سپیکر، تو ہم کس سے مانگیں؟ راستہ بھی ہمارے پاس نہیں ہے۔ ایک راستہ ہے جو بہت خطرناک راستہ ہے جناب سپیکر۔ یاد رکھیں جناب سپیکر، تقسیم ہند اور آزادئ ہند میں صرف 11 مہینے کا وقفہ تھا۔ جناب سپیکر ایک لفظ نے، ایک لفظ نے جو کیا گیا نہیں تھا، صرف کہا گیا تھا، اس ایک لفظ سے آزادئ ہند تقسیم ہند میں تقسیم ہو گئی۔ 1946 کے جون میں جب کیبنٹ مشن آیا تو اس کے پلان کو تو مسلم لیگ اور کانگریس دونوں نے Accept کیا، اس وقت تو تقسیم ہند نہیں تھی، اس وقت تو آزادئ ہند تھی۔ اس وقت فیڈرل ایک گورنمنٹ تھی لیکن پنڈت جواہر لال نہرو کی ایک پریس کانفرنس میں ایک لفظ نے، ایک لفظ نے آزادئ ہند کی تحریک کو تقسیم ہند کی تحریک، ٹھیک ہے میں مانتا ہوں کہ 40 سے وہ ہو گا لیکن کیبنٹ مشن جب آیا تو Finalize یہی ہوا تھا کہ یہ آزادئ ہند ہو گا۔ تقسیم ہند نہیں ہو گا لیکن ایک لفظ نے، ایک جملے نے جب پنڈت جوہر لال نہرو سے پوچھا گیا کہ بھئی تم نے تو Almost جو مسلمانوں کے صوبے ہیں، ان کو تو سارا اختیار دے دیا، اب کیا ہو گا؟ اس نے صرف ایک لفظ کہا، صرف یہ کہا کہ فیڈرل گورنمنٹ ہماری ہو گی، نیشنل اسمبلی میں اکثریت ہماری ہو گی، ہماری جو مرضی ہو گی، ہم اس کو اسی طرح پر Change کر سکتے ہیں لیکن یہ اختیارات لے سکتے ہیں۔ اس نے ایک لفظ کہا اور قائد اعظم نے کہا کہ No اس کے بعد پاکستان کی جو تحریک تھی، وہ شروع ہو گئی۔ اس نے تو صرف کہا تھا جناب سپیکر، اور یہاں تو کر رہے ہیں، یہاں تو Actual لوٹ رہے ہیں، یہاں تو Cheating ہو رہی ہے جناب سپیکر۔ ہم کہاں جائیں جناب سپیکر؟ میرے پاس ہے کچھ، میں آخر میں اس کو بولونگا، جناب سپیکر۔ اب منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، یہاں آیا ہے کہ انہوں نے Net Profit، Arbitration پر مان لی ہے۔ جناب سپیکر دو چیزوں پر Arbitration ہم سمجھتے ہیں، کیونکہ Arbitration کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ When there is a dispute, when a

اس جو ہوتا ہے Arbitrator جو ہوتا ہے اور پھر اس میں Arbitration ہوتی ہے اور پھر اس میں dispute، مسئلے کو حل کرنے کیلئے
کا Decision final ہوتا ہے، یہ Binding ہے۔ Arbitration کے رولز آپ نکال کر دیکھیں، ان میں
یہ ہے کہ Arbitrator کا جو Decision ہوگا، وہ جس طرح ہم پشتو میں ثالث مقرر کرتے ہیں اور دونوں
فریق اس کو اختیار دیتے ہیں کہ آپ نے جو بھی فیصلہ کیا، ہمیں منظور ہوگا، اگر منسٹر صاحب میرے خیال میں،
اگر Arbitration جو ہے وہ Arrears کی Determination اور اس کے حصول کیلئے ہے تو ایک بات،
لیکن اگر Arbitration اس Dispute کو Open کرنے کیلئے ہے تو اس چیز کو Open کریں، اس مسئلے کو
Open کرنے کیلئے لیا ہے تو صوبہ سرحد کے عوام اس چیز کو ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں، جناب سپیکر۔ ہم اس مسئلے
کو Open کر نہیں سکتے اور نہ ہی کرنا چاہتے ہیں۔ یہ تو Already settled چیز ہے، یہ تو اے جی این قاضی
سے جب کسی نے پوچھا کہ تمہارا یہ کیا فارمولہ ہے تو انہوں نے قسم سے یہ جواب دیا کہ دسویں جماعت کا طالب
علم جہاں بھی ہوگا، میرے فارمولے کے مطابق حساب کتاب کر سکتا ہے۔ اب جناب سپیکر، آپ خود کافی
پڑھے لکھے ہیں، اب ان کا فارمولا کیا ہے کہ جتنی قیمت، خرچہ نکالیں باقی Net Profit ، انہوں نے
1984 میں کہا کہ پچاس پیسے بجلی کی قیمت ہے Per unit اور 20 پیسے اس کا ٹوٹل جو اصل خرچ ہے وہ ملا کر
20 پیسے خرچہ ہے اور 30 پیسے آپ کا یونٹ بنتا ہے۔ Net Profit ، جناب سپیکر! واپڈا کے اپنے
Estimates کے مطابق 18 بلین، میں یہ Exaggerations نہیں کرتا جو انہوں نے Quote کئے ہیں،
18 ارب یونٹس Per year ہمارے سٹیشنز ہیں وہ بجلی پیدا کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ خرچہ 40% ہے۔
اس کا مطلب یہ ہے کہ Net Profit 60% ہے۔ اگر بجلی کی قیمت 4 روپے، چار سو پیسے لگائیں جناب سپیکر تو
آپ کے تقریباً 10 گنا زیادہ پیسے بنتے ہیں۔ اگر اسکی Determination، لیکن اس میں بھی میں منسٹر صاحب
سے درخواست کرونگا کہ آپ سے، اگر وہ بھی ہے تو ڈنڈی ماری گئی ہے۔ ڈنڈی اس لئے ماری گئی ہے کہ آئین
کے آرٹیکل میں یہ لکھا ہے کہ The Federal Government or any undertaking
establish ، مطلب یہ ہے کہ دونوں میں سے ایک یا تو فیڈرل گورنمنٹ ہوگی یا اس کے تحت جو
Undertaking ہے، واپڈا ہوگا۔ جو ہم نے اخباروں میں دیکھا ہے کہ واپڈا اور فیڈرل گورنمنٹ دونوں کو
فریق اور آپ تیسرے فریق بن گئے۔ جناب سپیکر، منسٹر صاحب اس چیز کو ذرا غور سے سنیں کہ آپ نے فیڈرل

گورنمنٹ واپڈا اور پراونشل گورنمنٹ تین پارٹیز بنا دی ہیں اور کہا گیا کہ ہر پارٹی تین تین ممبرز Nominate کرے۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ 9 ممبرز۔ ٹھیک ہے، اگر یہ صحیح ہے جس طرح ہم نے اخباروں میں پڑھا ہے، تو کیا ہو گا جناب سپیکر؟ اگر Consensus پیدا ہوتا ہے تو ٹھیک ہے اور میرے خیال میں Consensus پیدا نہیں ہو گا۔ اگر consensus پیدا نہیں ہوتا تو پھر ووٹنگ ہو گی جناب سپیکر، تو ووٹنگ میں وہ چھ ہو گئے اور آپ تین ہو گئے، وہ جو Determination کریں گے آپ کے Arrears کی، آپ کو ماننا پڑے گا۔ یا تو آپ ان کو بھی تین کریں کیونکہ واپڈا کو، یا تو واپڈا کو کریں فریق، فیڈرل گورنمنٹ کو نہ کریں یا فیڈرل گورنمنٹ کو کریں، واپڈا کو نہ کریں۔ اگر آپ نے ان کے دو فریق بنا دیئے تو آپ نے تو چھ ممبرز ان کو دے دیئے تو اگر ان کے چھ ووٹس بن گئے تو آپ کے تین، اگر آپ چیختے بھی جائیں تو ان کا Binding ہو گا اور پھر یہ کہا جائے گا کہ چونکہ آپ نے یہ مان لیا ہے، اس کے مطابق ہم نے Consensus بنانے کی کافی کوشش کی، Consensus نہیں بن سکا اس لئے ووٹنگ ہوئی۔ ووٹنگ میں چھ نے یہ کہا اور تین نے یہ کہا اس لئے چھ Prevail کرتے ہیں اور ہم نے یہ فیصلہ کر دیا کہ آپ کا چار ارب روپے بنتا ہے تو پھر دو ارب روپے واپس کر دو، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ Arbitration نازک مسئلہ ہے جناب سپیکر، اور دوسری بات یہ ہے کہ آپ Arbitrator کا بھی خیال رکھیں کیونکہ ایک طرف آپ تین سو ارب روپے ڈیمانڈ کر رہے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ کبھی تیس ارب روپے سالانہ، کبھی چالیس ارب روپے کہتے ہیں، کبھی ساٹھ ارب روپے کہتے ہیں، ایسا نہ ہو کہ ہم دوسری طرف خوار ہو جائیں لیکن اگر آپ کا Arbitration،Determination of arrears پر ہے، آپ کا Arbitration اسی پر ہے، پھر تو کسی حد تک بات بن سکتی ہے لیکن وہ بھی جب آپ Equal ہوں اور اگر آپ کا Arbitration اسی لئے ہے کہ یہ بتا دیں کہ کتنا کتنا ملے جناب سپیکر، تو پھر آپ ایک ایسا پنڈورا بکس کھول دینگے کہ جس کا End کوئی نہیں ہو گا۔ سالہا سال تک انکی میٹنگز چلتی رہیں گی لیکن کوئی فیصلہ نہیں ہو گا۔ جناب سپیکر! میں تو اس موڈ میں آیا تھا کہ میں وزیر صاحب اور وزیراعلیٰ صاحب سے کہونگا کہ آپ Net Profit کو Clip کریں، جس طرح آج آپ نے Discussion میں Net Profit اور این ایف سی کو Clip کیا ہے، اس طرح آپ Net Profit کو ادھر این ایف سی میں Clip کریں اور کہیں کہ ہم اس وقت تک دستخط نہیں کرینگے جب تک آپ ہمارے اس Net Profit کا فیصلہ نہیں کرینگے کیونکہ اگر آپ نے، آج

وہ آپ سے میٹھی میٹھی باتیں کر رہے ہیں تاکہ ایک دفعہ آپ سے این ایف سی ایوارڈ کی Recommendations کو Finalize کریں تو مجھے نظر نہیں آتا کہ وہ آپ کو پھر گھاس ڈالیں گے۔ مجھے نظر نہیں آرہا ہے کہ ابھی وہ اس بات کو دوبارہ چھیڑیں گے اس لئے میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر، کہ یہ جو دو تین مطالبے ہیں کہ افغان ریفوجیز جو اس صوبے پر پچیس سال سے ایک بوجھ ہیں، جب تک Repatriate نہیں ہوتے، اس وقت تک ان کی آبادی کا جو ہمارا Share بنتا ہے Divisible Pool میں، کیونکہ وہ استعمال تو کر رہے ہیں انفراسٹرکچر، سب کچھ استعمال کر رہے ہیں، وہ ہمارے صوبے کو دیا جائے۔ ہم نہیں کہتے جناب سپیکر، کہ ایک پریذیڈنٹ صاحب جس صوبے سے تعلق رکھتے ہیں، ان کو Divisible Pool میں تو اپنا حصہ دینے کے علاوہ 29 ارب روپے کے پیکیج کا اعلان صرف کراچی کے لئے کرتے ہیں جناب سپیکر، 29 ارب روپوں کا ایک پیکیج۔ دس ارب اور ایک پیکیج 39 ارب روپے کا انہوں نے صرف کراچی کیلئے اعلان کیا ہے جو حصہ لیتے ہیں مہاجر صاحب ادھر، اس حصے کے علاوہ 39 ارب مزید دے رہے ہیں۔ پرائم منسٹر صاحب بلوچستان جاتے ہیں تو اربوں روپوں کے پراجیکٹس کا اعلان کرتے ہیں، کیا وہ ایک کراچی کے صدر ہیں؟ کیا وہ صرف ایک صوبہ بلوچستان کے پرائم منسٹر ہیں؟ کیا وہ اپنے آپ کو پاکستان کا پرائم منسٹر نہیں کہتے؟ کیا وہ اپنے آپ کو سارے پاکستان کا صدر نہیں کہتے؟ ان کو 39 ارب روپے دے سکتے ہیں جو ہماری آبادی کا آدھا حصہ بھی نہیں ہیں، چلیں ہم آدھے بھی ہیں تو پھر بھی 39 ارب تو دے دو، خدا کے بندے۔ یہاں پر تو آپ کے پاس پیسے ختم ہو رہے ہیں، اس لئے جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اب کچھ Hard stand لینا پڑے گا اور جس اسمبلی میں، جس طرح کہ بشیر خان صاحب نے کہا کہ کئی قراردادیں ہم نے پاس کیں، متفقہ قراردادیں پاس کیں، متفقہ کا مطلب جناب سپیکر، یہ ہوتا ہے کہ اسمبلی کے سارے ممبران اس قرارداد کی حمایت میں ہوں اور اس اسمبلی کے ممبران سارے صوبہ سرحد کو Represent کر رہے ہیں، یعنی مطلب یہ ہے کہ سارے صوبہ سرحد کے عوام کا ایک مطالبہ ہوتا ہے جو کہ متفقہ طور پر پاس ہو جاتا ہے اور چلا جاتا ہے، کتنی Humiliation ہے اس اسمبلی کی جناب سپیکر، کہ وہ گھاس بھی نہیں ڈالتے ہماری قراردادوں کو، کتنی Humiliation وہ اس صوبے کے عوام کی کر رہے ہیں کہ ہماری رائے کو وہ وقعت بھی نہیں دیتے، وہ سنتے بھی نہیں ہیں، وہ سننے کیلئے تیار بھی نہیں ہیں اور تیار بھی کیسے ہوں گے جناب سپیکر، یہ تو ان کی خواہش ہے کہ ہم خوار ہو جائیں، یہ ان کا منشاء ہے کہ ہم برباد

ہو جائیں، یہ تو ان کی کوشش ہے کہ ہم بھیک مانگتے پھریں لیکن یاد رکھیں کہ آپ کی ایک کروڑ ایکڑ زمین جو میرے آباو آجداد کی قبروں کو ڈبو کر آپ سیراب کررہے ہیں، آپ ایک کروڑ ایکڑ، دو کروڑ جریب زمین سے جو وہاں فصل لے رہے ہیں تو وہ ہمارے آباواجداد کی قبریں ڈبو کر آپ حاصل کررہے ہیں۔ جناب سپیکر! آپ پھر نہیں کر سکیں گے، پٹھانوں کو اس طرح نہ سمجھا جائے، آپ یہ نہ سمجھیں کہ ہم کمزور ہیں، آپ یہ نہ سمجھیں کہ ہم اپنا حق نہیں لے سکتے، ہاں، میں پھر کہتا ہوں کہ شریف سے شرافت سے مانگنے سے حق لیا جاتا ہے، بدمعاش سے مانگنے سے حق نہیں لیا جاتا۔ بدمعاش سے چھین کر حق لیا جاتا ہے۔ ہمیں اپنا حق چھیننا پڑے گا (تالیاں) مانگنا نہیں ہوگا۔ کب تک ہم مانگتے رہیں گے جناب سپیکر؟ اور وہ ہمیں گھاس بھی نہیں ڈالتے۔ ایک ذرہ بھر نہیں سمجھتے آپ کے سیکرٹریٹ کو کہ جی، آپ کا ریزولیوشن آیا ہے اور اس ریزولیوشن پر ہم کچھ کارروائی کررہے ہیں یا فلاں محکمہ کو بھیج رہے ہیں، اتنی بھی گھاس ہمیں وہ نہیں ڈال رہے ہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ ہمیں فیڈرل گورنمنٹ کے خلاف مذمت کی قرارداد پاس کرنی چاہیے کہ جو رویہ اس صوبے کے عوام کے ساتھ اور اس اسمبلی کے ساتھ انہوں نے روا رکھا ہے (تالیاں) اس فیڈرل گورنمنٹ کے خلاف مذمت کی قرارداد اس اسمبلی سے پاس ہونی چاہیے کہ عمل تو کیا، ایکشن تو کیا، وہ تو اس کا جواب بھی نہیں دیتے۔ ہمیں تو قرارداد پاس کرنی چاہیے کہ اگر آپ نے ہمیں حق نہیں دیا تو پھر آپ کی دو کروڑ جریب زمین سیراب نہیں ہو سکے گی۔ پھر آپ گندم اور کپاس پیدا نہیں کر سکیں گے، پھر آپ کاٹن ایکسپورٹ نہیں کر سکیں گے۔ جناب سپیکر! پٹھان عزت اور آرام سے اپنا حق لینے کی کوشش کرتا ہے لیکن اگر نہیں دیا جاتا تو جناب، پھر زور سے لیا جائے گا۔ میں کہتا ہوں کہ ہم مانگتے مانگتے تھک گئے ہیں۔ چلیں آج چھیننے کا کوئی طریقہ کیوں نہ ڈھونڈیں جناب سپیکر؟ میں سمجھتا ہوں کہ ہم غریب نہیں ہیں، جس طرح بشیر صاحب نے کہا اور میں آپ کو ایک بات یہاں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آپ اس کو شاعرانہ بات نہ سمجھیں، میں آپ کو یقین دلانا چاہوں کہ اس صوبے کی جو آب و ہوا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ World میں The best climate ہیں۔ کیوں جناب سپیکر؟ دیکھیں جی، آپ کی ہمالیہ رینج جو آپ کے سوات سے آگے کے جو بڑے بڑے پہاڑ ہیں، جہاں پر برف پڑتی ہے، جب وہاں کی ٹھنڈی ہوائیں نیچے آتی ہیں جناب سپیکر، اور نیچے کوہ ہندوکش، مردان اور آپ کے بونیر والے رینج سے ٹکراتی ہیں اور نیچے سے جب گرم ہوائیں وہاں جاتی ہیں تو ایک ایسا Climate پیدا ہوتا ہے جو

دنیا میں کہیں نہیں ہے۔ جس طرح انہوں نے کہاں کہ ٹوبیکو، تو ٹوبیکو جس طرح یہاں ہوتا ہے، اس طرح سارےSub continent میں اگتا ہے؟ آپ کے جو فروٹس ہیں، آپ کے جو گرمیوں کے فروٹ ہیں، آڑو، خوبانی، آلوچہ اور ناشپاتی، یہ سارےSub continent میں نہیں ہیں جناب سپیکر۔ پنجاب کے آم اور کیلے کی ایکسپورٹ انڈیا کیلئے بند کر دی گئی ہے ورنہ یہ ہزاروں روپے کلو میں بک جاتے۔ اس لئے بند کر دی گئی ہے کہ اگر ہم اس کو آزاد کرتے ہیں تو ہندوستان سے آم اور کیلا آئے گا تو پنجاب کا آم اور کیلا خراب ہو جائے گا، اس کی قیمت کچھ نہیں رہ جائے گی کیونکہ وہاں کے کیلے کے سامنے یہاں کے کیلے کی قیمت کچھ نہیں ہوگی۔ ان کے آم کے مقابلے میں یہاں کے آم کی قیمت کچھ نہیں ہوگی اس لئے آپ کے آڑو، ناشپاتی، خوبانی، سب کی ایکسپورٹ یہاں سے بند کر دی گئی۔ اس کی ایکسپورٹ بند کر دی گئی تاکہ ان کے آم بچیں، تاکہ ان کے کیلے بچیں تو کب تک ہم یہ برداشت کرتے رہیں گے جناب سپیکر۔ Thank you جناب سپیکر۔ (تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جناب عبدالاکبر خان صاحب۔ The House is adjourned for tea break, only for fifteen minutes.

(اس مرحلے پر چائے کیلئے ایوان کی کارروائی پندرہ منٹ کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>جناب سپیکر:</u> بسم اللہ الرحمن الرحیم، جناب امیر رحمان صاحب۔

<u>جناب امیر رحمان:</u> جی زہ نہ کومہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> نوم د ملاؤ شوے دے نو زہ خہ اووایم ؟تقریر نہ کوے ؟

<u>جناب امیر رحمان:</u> جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس، صحیح شوہ۔

<u>سید مظہر علی قاسم:</u> میں ایک عرض کرتا ہوں سر، پوائنٹ آف آرڈر۔

<u>جناب سپیکر:</u> شاہ صاحب! پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے؟

<u>سید مظہر علی قاسم:</u> سر! آج سے کوئی بیس دن پہلے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں اگر کل صبح، اب جو ایجنڈا ہے اس پر بحث کرتے ہیں۔ کل صبح انشاءاللہ میں آپ کو موقع دوں گا۔ کل صبح، صبح، بالکل۔

سید مظہر علی قاسم: نہیں، نہیں وہاں پر زلزلہ آیا ہے۔

جناب سپیکر: کل صبح، صبح۔ میں بالکل کل صبح انشاءاللہ آپ کو موقع دوں گا۔

سید مظہر علی قاسم: Thank you جناب۔

جناب سپیکر: آج ڈیڑھ بجے تک ہمیں اجلاس ختم کرنا ہے کیونکہ ٹھیک ڈیڑھ بجے نماز باجماعت ہو گی، لہذا میں استدعا کروں گا کہ ٹائم کی پابندی ضرور کریں۔ ایجنڈے پر بہت اہم آئٹمز ہیں اور بہت اہم تقاریر باقی ہیں لہذا اس سلسلے میں، میں سعید خان کو دعوت دیتا ہوں۔ جناب سعید خان۔

جناب سعید خان: ٹھیک ہے جی، لیکن ابھی ممبرز تھوڑے ہیں، باقی بھی آجائیں تو۔

جناب سپیکر: وہ آئیں گے۔ اگر۔

جناب سعید خان: میں جی، ایک بات عرض کرتا ہوں۔ پہلے تو جی کوئی ہے نہیں، آپ کی اجازت ہو تو کچھ دیر بعد کہوں گا۔

جناب سپیکر: میرے پاس تو اور کوئی Option نہیں ہے۔ میں نے تو پندرہ منٹ کیلئے کہا تھا۔ اب اگر کورم پورا نہ ہو یا کورم کا مسئلہ آپ لوگ اٹھا رہے ہیں تو۔۔۔۔۔

جناب سعید خان: بار بار جی، آپ کی یاداشت کیلئے کہنا چاہوں گا کہ یہ نماز۔۔۔۔(قطع کلامی)

جناب سپیکر: آپ تقریر کرنا چاہتے ہیں یا نہیں؟ میں پھر سکندر شیر پاؤ صاحب کو فلور دیتا ہوں۔

جناب سعید خان: ان کے بعد کر لوں گا، جی۔

جناب سپیکر: جناب سکندر شیر پاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان: ډیره مهربانی ،جناب سپیکر ۔ جناب سپیکر ! دا ننئ موضوع ډیره اهمه موضوع ده د این ایف سی او ورسره تاسو نن هائیډل پرافټ هم Clip کړے دے دا دواړه موضوعات داسے دی چه زمونږه د صوبے ټول دارومدار په دے باندے دے ۔۔۔۔۔۔۔(قطع کلامی)

Mr. Speaker : Order please. Ayaz Khan Sahib, please.

جناب سکندر حیات خان: په دے نن هائیډرل پرافټ او NFC issue باندے زمونږه د صوبے ټول دارومدار دے جی، په دے باندے د کله نه چه دا اسمبلی راغلے ده نو

څلور پینځه ځله پرے بحث شوے دے جی، او مختلف موقعو باندے مونږه پکښ خپل مؤقف پیش کړے دے۔ چونکه اوس این ایف سی خپل Final stagesته رانزدے کیدو والا دے او 31مارچ Deadlineدے، چه تر هغے پورے دوئ دا این ایف سی به Completeکوی، نو دا زه ګڼړمه چه نور هم اهم موضوع ده، جناب سپیکر! د اولنئ ورځے نه زمونږه د پارټئ دا مؤقف پاتے شوے دے، د ټول اپوزیشن دا یو مؤقف پاتے شوے دے، د ټول اپوزیشن دا یو مؤقف پاتے شوے دے چه کوم ځائے کښ د صوبے د مفاد و خبره راځی، کوم ځائے کښ د صوبے د حقوقو خبره راځی نو مونږه همیشه د حکومت سره یو ځائے یو سټینډ مو اغستے دے او د مرکز نه د خپل حق د پاره مو د دوئ سره یو آواز اوچت کړے دے خو هر ځل چه په دے این ایف سی Issueباندے خبره شوے ده نو جناب سپیکر، فنانس منسټر صاحب هم دلته کښ ناست دے، د حکومت نور آراکین هم ناست دی، ما همیشه دا وئیلی دی چه دوئ له خپل کیس صحیح طریقے سره Prepareکول پکار دی۔نن جناب سپیکر، که تاسو اوګورئ، د این ایف سی دا مسئله چه ده، په دے کښ دوه Basic main issueدی، په هغے کښ یو Distribution of the resources between the provincesمتعلق دے جی او دویم د Distribution of the resources amongst the federating units باره کښ دے جی۔ نن زه به اووایمه چه دا زمونږ دپاره د خوشحالئ یوه خبره ده چه کوم اخباری بیانات راغلی دی، د فنانس منسټر یا نور د فیډرل ګورنمنټ طرف نه چه راغلی دی چه د صوبو دا Sharesبه دے فنانس کمیشن کښ Increaseکیږی نو دا یو ډیره خوش آئند خبره ده زمونږه دپاره ځکه چه جناب سپیکر، Resource distributionچه دے، هغه د یو فیډریشن چلولو دپاره ټولو کښ اهم شئے دے، که دا صحیح اونه شی نوهغه فیډریشن صحیح طریقے سره نه شی چلیدے او دے کښ Effective functioningدپاره د یو Justice distribution ضرورت دے۔ مخکښ هم څو څو ځله Distributionsداسے شوی دی چه کوم باندے صوبو اعتراضات کړی دی نو د هغے وجے نه کافی د فیډریشن او Federating unitsپه مینځ کښ حالات داسے جوړ شوی دی، یو Confrontation غوندے پیدا شوے دےنو داشئے چه دے دSmooth functioningدپاره دا ضروری ده چه یوJustice distributionاوشی، که تاسو Historicallyنظر واچوئ

جناب سپیکر، نو دا آخری 1996ء والا چه کوم ایوارډ دے ،ددے نه علاوه چه تاسو اوګورئ نو همیشه د % 50نه Aboveصوبو ته Shareملاؤ شوے دے، که تاسو د 1964ایوارډ اوګورئ نو هغے کښ share %65پراونس ته او % 35فیډریشن ته ملاؤ شوے وو، 1970کښ share% 80پراونسز ته او % 20فیډریشن ته وو، دغه شان په 1974کښ هم % 80حصه وه، دا د 1996ایوارډ واحد یو داسے ایوارډ وو، زه به اووایمه چه کوم کښ دے ټولو صوبو سره یو زیاتے شوے وو او زه به اووایمه چه د صوبائی خود مختارئ او د صوبو Federating unitsخلاف یو سازش غوندے شوے وو۔ که هغه تاسواوګورئ، یو ډیر Peculiar circumstancesکښ ایوارډ پیش شوے وو۔ په دے باندے ما مخکښ هم په دے هاؤس کښ تاسو سره خبره کړے ده چه ډیر عجیبه حالاتو کښ هغه پیش شوے وو او هغے کښ دے صوبو سره ډیر زیات زیاتے شوے وو۔ دے سره دا اوس مونږه ته یو ښه اظهار شوے دے چه دے ځل به دا حصه Increaseکیږی خو جناب سپیکر، که دا % 37.5نه Increaseهم شی نو مونږ ته به دا خیال ساتل وی چه په هغے کښ زمونږه د صوبے چه کوم، د نورو صوبو خو بیا هم خپل څه Resourcesشته، زمونږ د صوبے حالات لږ مختلف دی، مونږ % 90په فیډریشن باندے Dependکوؤ د خپل Resourcesدپاره نو دا به کتل وی چه جناب سپیکر، مونږ ته آیا څومره فائده کیږی او څومره ملاویږی۔ په دغه شی باندے پکار ده چه مونږه دا خپل کیس ورله صحیح طریقے سره Prepareکړو او پیش کړو۔ که تاسو دا اخباری بیانات نن اوګورئ، فنانس منسټر صاحب به نور د هغے وضاحت کوی، اخباری بیانات چه کوم راروان دی په هغے کښ یو چه کوم مونږ ته خدشه ده او په کوم چه مونږه دغه یو هغه دادے چه دوئ وائی چه دا شئیر خو به دوئ Increaseکړی خو کوم Subventionچه دے چه هغه د 1996ایوارډ کښ هم ساتلے شوے وو او ددے نه مخکښ هم ساتلے شوے وو چه هغه % 10به بلوچستان او فرنټئیر کښ Divideکیدو او دوئ ته به Subventionملاویدلو چه هغه به دے ځل، که په دے ایوارډ کښ دا Increaseکړی نو بیا نه ملاویږی ۔ نو جناب سسپیکر، په دے باندے به زما فنانس منسټر ته درخواست وی چه دوئ د خپل کیس په صحیح طریقے سره پیش کړی ځکه چه دا که تاسوPartitionنه مخکښ هم اوګورئ، د1937 ایوارډ هم اوګورئ نو هغے کښ مونږ ته د یو کروړ روپو

زموږه حق جوړ Historical هغے وخت کښې هم ملاؤ شوے وو نو دا یو Subvention
شوے دے او په هر ایوارډ کښې موږ ته ملاؤ شوے دے نو پکار نه ده چه موږه دے
شی ته Agree شو چه Subvention یا د هغے نه دغه د اوکړے شی۔ انورکمال خان
په خپل تقریر کښې د جی ایس ټی هغه% 2.5 طرف ته هم اشاره اوکړله نو دغه
شئے هم موږ ته ذهن کښې ساتل پکار دی چه دغے دپاره د هم چه دے دغه اوکړے
شی۔ ورسره ورسره جناب سپیکر، دا خو د First هغه دغه چه کوم ما بیان کړل، چه
دوه ایشوز دی First د فیډریشن او د پراونسز دغه دے، بیا د پراونسز مینځ کښې چه
کوم Distribution issue ده نو هغے کښې هم جناب سپیکر، زموږ د صوبے سره دا
همیشه زه به اووایمه چه یو زیاتے شوے دے چه د پاپولیشن په Criteria باندے دا
Distribution شوے دے حلانکه که یو طرف ته تاسو اوګورئ نو د تیر شوی څومره
موده نه د Federal government دا یو Trend پاتے شوے دے چه هغوی وائی
چه آبادی کنټرول کول پکار دی، یو طرف ته دوئ وائی چه آبادی کنټرول کړئ او
بل طرف ته ورته وائی چه تاسو له به موږه پیسے یا Allocation د آبادی په تناسب
درکوؤ نو دا خو دے دواړو خبرو کښې تضاد دے۔په دغه شی باندے که تاسو دغه
اوکړئ۔ دغه شانتے جناب سپیکر، د آبادئ په دغه باندے چه
Backwardness او کوم چه Development پکار دے چه کوم د فیډریشن هم
کوشش دے او د صوبو هم دا خواهش دے چه At par د راشی دا ټولے صوبے ،د این
ایف سی دا ایوارډ یا داسے نور چه کوم Distribution دپاره ایوارډ دغه کیږی نو
هغه هم د دے دپاره کیږی چه یره ټولے صوبے د At par یو داسے لیول باندے لاړے
شی چه ملک په یو لیول باندے ترقی اوکړی نو د هغے پاره هم دا بیا ضروری ده چه
کومو صوبو کښې چه کومے زیاتے Backwardness دی، زیاتے پسمانده دی، هلته
کښې زیات مسائل دی، پکار ده چه هغے ته زیات شئیر ملاؤ شی او Allocate کړے
شی دا به زما ګزارش وی چه دوئ د ضرور په دے شی باندے خپل کوشش اوکړی
چه خالی Population sole criteria نه ده پکار او که دا دوئ ګوری نو Before
partition چه دے، هغوی هغه وخت کښې هم دا دغه کړے وو چه یره Population
can not be the sole criteria نو دا خو ډیرے موده نه دا یو دغه دے، پکار ده
چه دا شئے دوئ دغه کړی چه دے کښې د پاپولیشن سره سره Backwardness،

زمونږ دRefugees والا چه کومه مسئله ده، په هغے باندے عبدلاکبرخان هم خبره اوکړله او انورکمال خان هم په هغے باندے دغه کړے دے او بشیر بلور صاحب هم دغه کړے دے چه د افغان رفیوجیز د وجے نه زمونږ په صوبے باندے یوburden Overیو دغه شوے دے او یو ډیر لوئے پرسنټ10 % of the population زمونږ د صوبے چه دے دا یو ډیر لوئے Burdenدے نو د هغے دغه دپاره دا پکار دی چه مونږ ته د دا Subventionهم راکړے شی او د نورو صوبو نه لږ یو دغه اوکړے شی۔دغه شانته جناب سپیکر صاحب، که تاسو این ایف سی ایوارډ دغه اوګورئ نو کینیډاکښی هم چه دے او اسټریلیا کښی هم هغوی په خپل ایوارډ کښی دا یو دغه ساتلے دے چه بعضے Statesاو بعضے دغه دپاره چه دے هغوی Special grants ساتی ځکه چه د هغوی دا دغه دے چه دلته کښی هغه Resourcesنشته او دغه نشته نو دا هم پکار ده چه دا هم دوئ یو خپل Baseجوړ کړی او یوCriteriaدغه کړی، خپل کیس کښی ئے شامل کړی چه بهئی زمونږ صوبے ته او خاص کر بیا بلوچستان ته، دے دواړو ته دSubvention ملاؤ شی جی۔ دغه شانته جناب سپیکر، ما وروستو ځل هم په خپل تقریر کښی دا خبره کړے وه جی، چه مونږه خو د مرکز نه د خپل غوښتلو خبره کوؤ، مونږه خو د مرکز نه د خپل دغه دپاره چه دے ټول اپوزیشن او حکومت یو ځائے یو سټینډ اخلو، بیا پکار ده چه د صوبے د ترقئ دپاره هم چه دے زمونږ د ټولو یو مؤقف وی او یو سټینډ وی، چه د هغے ځائے نه مونږه دغه کوؤ نو پکار دا ده چه صوبه هم مونږه یو شان د ترقئ په لار باندے روانه کړو۔ دے ځل له دا ښه ده چه په ایجنډا باندے اے ډی پی او نور دغه هم شته نو په هغے کښی به هم په دے باندے تفصیلی خبره به کومه ، وروستو ځل لاء منسټر صاحب، ماته یاد دی، هغه وخت کښی وئیلی وو چه دا هسے دوئ دغه کوی نو ما دے ځل له فیګرز هم راغستی دی، د هغے فیګرز سره به زه دوئ په اے ډی پی باندے Confrontکومه او دغه کوم به خو بیا پکار دا ده چه بیا ټوله صوبه کښی د ترقئ یو شان دغه اوشی ا وهرے ضلعے ته خپل حق پوره ملاؤ شی۔ که مونږه یو طرف ته د هغوی نه دا دغه کوؤ نو بیا پکار ده چه هغه شان یو دغه اوکړو ۔ دا اسلام مونږ ته وائی چه هر چاته خپله حصه او حق ملاویدل پکار دی ۔ زه ډیر په افسوس سره وایمه چه مونږه خو د هلته د پاره چه دے ، د اپوزیشن نه هم رائے غواړو او د هغوی نه دا سپورټ غواړو

او دغه کوؤ خو چه کله د صوبے د ترقئ خبره راشی، په صوبے کښ دننه په ضلعو کښ د ترقیاتی کارونو خبره راشی نو هغے کښ کله هم اپوزیشن په اعتماد کښ نه دے اغستے شوے۔ فنانس منسٹر صاحب همیشه ډیر ښه تقریر اوکړی او دغه الفاظ استعمال کړی، مونږه مطمئن کړی خو د هغے نه پس چه دے مونږه (تالیاں) بیا عملی طور باندے د هغے څه دغه چرته نه وینو، نو جناب سپیکر، زما دا یو دغه دے چه پکار ده چه مونږه په این ایف سی هم خبره کوؤ نو دغه شان په ضلعو کښ هم د ترقیاتی کارونو کښ پکار ده چه ټول اپوزیشن د اعتماد کښ واخلی۔ دوئ هم ددے صوبے اوسیدونکی دی، دوئ هم ددے صوبے نمائنده ګان دی، څه د بل ځائے نه دی۔ مونږه خو بعضے وخت کښ چه دا اے ډی پی اوګورو نو داسے اندازه کیږی چه دغه دوه درے ضلعے ددے صوبے دی او نور چه دے، هغه چرته دغه دی څنګه چه بونیر شولو، دغه شولو (تالیاں) دا پسمانده پکښ پاتے شوی دی او دغه شوی دی۔ جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر</u>: سکندر شیرپاؤ صاحب! ما وئیل چه بحیثیت سپیکر تاسو دا 123واړه ممبران به د بونیر د پاره آواز اوچتوئ، زما حق دے په تاسو باندے۔

<u>جناب سکندر حیات خان</u>: بالکل، بالکل جی۔ جناب سپیکر، مونږ به د صوبے د هر یو ضلعے د پاره آواز اوچتوؤ، دا زمونږه د ټولو حق دے (تالیاں) جناب سپیکر! دغه شان د نټ هائیډل پرافټ هم چه دے، هغه دے دغه سره Clipشوے دے۔ دکله نه چه دا اسمبلی راغلے ده، ددے نه مخکښ هم په دے باندے متفقه قراردادونه پاس شوے دی، دا اسمبلی چه راغلے ده نو زما خیال دے چه دوه ځله متفقه قرارداد دے اسمبلی هم پاس کړے دے۔ د اپوزیشن هم همیشه دا یو مؤقف دے چه دا زمونږ د صوبے یو حق دے او پکار ده چه ټول مونږ ته ملاؤ شی خو جناب سپیکر، زه دے وخت کښ یو ګیله لرمه او هغه داده جناب سپیکر، تاسو پرے پخپله سوچ اوکړئ چه یو طرف ته خو چه کله د نټ هائیډل پرافټ خبره راشی، اپوزیشن هم د حکومت سره یو ځائے راپاسی او د مرکز نه خو ډیمانډ کوی خو چه کله د حکومت او د فیډرل ګورنمنټ په مینځ کښ خبرے شروع شوے او دArbitrationخبره راغله نو په دے څیز باندے مونږ ته لږ سوچ کول پکار دی چه آیا چه دے اسمبلی متفقه

قراردادونه موجود وو، د دے اسمبلئ دغه موجود وو چه بهئی مونږ ته خپل ټول دغه ملاؤ شی نو آیا دا Arbitration والا خبره چه ده آیا دا مونږه د خپل Stand نه وروستو کیږو نه؟ آیا دا اسمبلئ هغه قراردادونه چه دی، هغه مونږه وروستو کوؤ نه لګیا یو؟په دے څیز باندے زما د صوبائی حکومت نه دغه دے چه دوئ په دے څیز باندے خپل پوزیشن واضح کړی چه یو طرف ته خو دوئ مونږه ته وائی چه بهئی تاسو مونږ سره آواز اوچت کړئ، د نیټ هائیډل پرافټ د پاره او دغه دپاره خو چه کله د هغے ټولو کښ اهم دغه راغله، عبدالاکبر خان تاسو ته په Arbitration کښ نقصانات اوښودل، زه هغهRepeatکول نه غواړمه، هغے باندے دوئ هم پوهیږی که چرته مونږه کینو ثالثئ ته جناب سپیکر، په هغه دغه کښ به خبره کوؤ نو مطلب دا دے چه کوم زمونږهStand وو، کوم زمونږه دغه وو، د هغے نه خو مونږه وروستو شو، مونږه به په "*کچھ لو اور کچھ دو*" باندے خبره کوؤ نو آیا چه کوم زمونږه یو Constitutionalحق جوړیږی، آیا چه کوم یو زمونږه یو دغه جوړیږی، د هغے نه ولے بیا مونږه وروستو کیږو؟ نو آیا دا مونږه دے صوبے سره زیاتے نه کوؤ لګیا یو؟ د دے صوبے د اسمبلی سره زیاتے نه کوؤ لګیا یو؟ پکار دا وه چه دوئ دا فیصله چه کولے نو د هغے نه مخکښ چه دے دا اسمبلی چونکه د دے متفقه قراردادونه دلته کښ موجود دی، پکار دا وه چه دا اسمبلی ئے په اعتماد کښ اغستے وے (*تالیاں*) چه په دے باندے مونږه دا Arbitration اوکړو او که اونه کړو؟ د دے سره به دوئ هم مضبوط وو۔ په دے څیز باندے به زما فنانس منسټر ته دا درخواست وی چه دوئ د خپل پوزیشن واضح کړی چه آیا دا دغه دے۔ بل خوا ته جناب سپیکر، دا هم مونږه ګورو چه آئین کښ دا دغه دے چه دے کښ که څه Dispute ariseکیږی، دغه کیږی نو C.C.I به د هغے فیصله کوی نو آیا دا پکار نه ده چه یو Constitutional Forumموجود دے چه مونږه هغه Constitutional Forum کښ دا خبره اوچته کړو۔ د عبدالاکبر خان دے خبرے سره هم زما اتفاق شته چه پکار داوه او دا وروستو ځل هم ما خپل تقریر کښ وئیلے وو چه پکار دا وه چه این ایف سی د سائن کولو سره د دا خبره Link کړی چه تر څو پورے Net Hydel Profit مونږ ته دغه شوی نه وی نو مونږه به تر هغے پورے دا ایوارډ نه سائن کوؤ خو جناب سپیکر، زمونږه په ذهن کښ او د Population په ذهن کښ دا خدشات

راپیدا کیږی چه دوئ دا سے فیصلے اوچتول شروع کړی چه کله د دغه خبره وی نو هغے وخت کښې خو مونږه رامخکښے کوی او وائی چه شابئ مونږ سره تاسو یو ځائے دغه اوکړئ خو دا څیزونه چه دی نو دوئ دے د خپل پوزیشن وضاحت اوکړی ځکه چه ماته په دے کښې ډیر دغه ښکاریږی چه دا د دے صوبے سره یو ډیر زیاتے کیږی۔ بیا ورسره ورسره جناب سپیکر، د ثالثئ هغه دغه هم تاسو اوګورئ نو هغے کښې چه کوم نومونه لیږلی شوی دی نو آیا دا د یو پارټئ مسئله ده او که نه دا د دے صوبے مسئله ده؟ تاسو به زما په اشاره باندے پوهه شوی یئ جناب سپیکر ، چه هغے کښې کوم نومونه لیږلے شوی دی، هغه واحد دیو پارټئ د خلقو سره، د هغے کمیټئ تعلق دے نو آیا دا صرف د دے یوے پارټئ مسئله وه چه دوئ صرف د دے یوے پارټی نومونه لیږلی دی؟ جناب سپیکر! ډیرے دا سے خبرے دی چه دوئ د په هغے باندے مونږ ته وضاحت اوکړی ځکه چه د دوئ پوزیشن زمونږه په نظرونو کښې Doubtful شوے دے۔ زمونږه په ذهن کښې دا دی چه دوئ هغه خپل Stand نه، د صوبائی خود مختیارئ د هر څه نه وروستو شوی دی۔ څنګه چه د خپلو د الیکشن وعدو نه وروستو شوی دی۔ ما خو همیشه دا دغه کړے وو او نن ورځ تر ورځه زما هغه خبره نوره هم ربښتیا کیږی چه هغه متحده مجلس عمل نه، متحده مجلس بے عمل، ځکه چه کومه خبره ئے کړے ده نو د هغے نه دوئ وروستو شوی دی او دغه شوی دی۔ جناب سپیکر! دا خبرے زه حکومت ته چه کومه نو دے دغه سره نه کومه چه زه په دوئ باندے څه تنقید کول غواړمه خو دا د خلقو په ذهن کښې خدشات دی، د صوبے د عوامو په ذهن کښې خدشات دی او په دے باندے دا زمونږه حق جوړیږی چه مونږه هغهPoint outکړو او پکار دا ده چه دوئ راپاڅی او دوئ هم د دے Spiritسره د دے جواب اوکړی او مونږه د مطمئن کړی چه دا کوم دا سے وجوهات دی چه دوئ Arbitration ته هم رضا شول بغیر د اسمبلی په اعتماد کښې د اغستلو نه، باوجود د دے چه د دے هاؤس متفقه قراردادونه موجود دی چه هغه دغه کړی او پخپله ئے دا فیصله اوکړله آو آیا دا Arbitration چه دے چه دا زمونږه په حق کښې به ځی او که زمونږه خلاف به ځی۔ په دے باندے پکار دا ده چه دوئ دا ایوان په اعتماد کښې واخلی او دغه د اوکړی۔ زه به آخره کښې بیا دا دغه کومه چه جناب سپیکر، زمونږه اختلاف شته دے د صوبائی حکومت سره، دغه شته دے او په خپل

Stand باندے به مونږه هغه اختلاف او دغه به کوؤ خو چه کوم ځائے کښې د صوبے خبره راځی نو هغے کښې به مونږه کله هم نه وروستو کیږو او د صوبے د حقوقو دپاره به یو ځائے یو مؤقف اختیار کوؤ خو ما چه کومه مخکښې خبره اوکړه جناب سپیکر، پکار ده چه صوبائی حکومت د هم هغه خیال ساتی چه مرکز او زمونږه د صوبے خبره راځی نو هغے کښې خو مونږه ټول یو Stand اخلو نو بیا دا ځائے پکار ده چه د صوبے د ترقئ دپاره هم چه دے، یو مؤقف زمونږه شی او اپوزیشن چه دے، هغه د په اعتماد کښې واغستے شی۔ ډیره مهربانی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: چونکہ نماز کیلئے بھی وقفہ کرنا ہوگا اور ڈیڑھ بجے یہاں پر نماز باجماعت ہوگی اور دو بجے تک جیسے کہ اسمبلی قواعد، مجھے ایک خط ملا ہے نام تو اس پر نہیں ہے لیکن پھر پندرہ منٹ ہم نماز کیلئے دیں گے تو پھر پندرہ منٹ باقی رہ جاتے ہیں۔ آپ سے پوچھتے ہیں کہ۔

آوازیں: ڈیڑھ بجے ملتوی کر دیں۔

جناب سپیکر: بنه، سعید خان صاحب۔

ایک آواز: چھٹی نہیں کرتے؟

جناب سپیکر: بس چھټی کوؤ کنه۔ سعید خان صاحب په پنځه منټه کښې خپله خبره ختموی۔

جناب سعید خان: په دوه منټه کښې۔

جناب سپیکر: په دوه منټه کښې، او۔

جناب سعید خان: اعوذ بالله من الشیطن الرجیم۔ بسم الله الرحمان الرحیم۔ شکریه، سپیکر صاحب۔ اول خو به زه د دے نه شروعات اوکړمه چه کله حکومت د ایم۔ایم۔اے نه وو جوړ شوے نو په اسمبلی کښې به بانګ هم وئیلے کیدو، چه کله ئے حکومت جوړ شولو نو یونیم کال ترینه مونځ هیر وو او شکر الحمد الله چه نن ورته رایاد شولو، مونږه په دے هم خوشحاله یو چه یو نیم کال پس ورته مونځ رایاد شو (تالیاں) بیا به۔۔۔

حافظ اختر علی (وزیر اوقاف ومذہبی امور): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، مولانا اختر علی صاحب۔ حافظ اختر علی صاحب۔

جناب سعید خان: زما خو جی تقریر دے۔

جناب سپیکر: حافظ اختر علی صاحب۔

وزیر اوقاف ومذہبی امور: الحمد اللہ جی، چه دوئ کومه خبره اوکړله د هغے وضاحت کومه۔ دلته کښ الحمد اللہ آذان هم کیږی او مونږ همیشه۔۔۔۔

جناب سپیکر: په اسمبلی کښ باجماعت۔۔۔۔ (قطع کلامی)

وزیر اوقاف ومذہبی امور: البته دوئ ته مونږه دا دعوت ورکوؤ چه دوئ پکښ مونږ سره شرکت کوی، په هغے کښ۔

جناب بشیر احمد بلور: په دے اسمبلی کښ مونځ خو مخکښ هم کیدلو خو دے هاؤس کښ آذان شوے وو۔

جناب سعید خان: آذان شوے وو، هغه جی۔

جناب سپیکر: سعید خان صاحب! هسے د تمامو معزز اراکین اسمبلی د اطلاع دپاره دلته کښ باقاعده باجماعت مونځ کیږی۔

جناب سعید خان: بنه جی۔ اجازت دے جی؟ زما نه مخکښ جی، ټولو محترم ممبرانو، انورکمال خان صاحب، عبدالاکبر خان صاحب، بشیر بلور صاحب، سکندر خان دومره ډیر څه په دے موضوع اووئیل او دا دویم ځل دے چه دا Issue discuss کیږی چه زما خیال دے ټول ټیکنیکل او فنانشل او د دے سیکرټریټ په لیول ایشوز وغیره، دا پکښ تقریباً ټول Discuss شو او مونږه ته پکښ څه پاتے نه دی۔ د دے NFC Award یو پټ پهلو او یو سیاسی پهلو هم شته دے، زه به ئے جی، په هغے باندے داسے لږه لږه روشنائی واچوم۔ د دے ټول بحث، چه روان دے، د دے نچوړ د خبرو او منطق دا جوړیږی چه دا تقسیم د څنګه اوکړو؟ آیا د Population په حساب د اوکړو که د Area په حساب د اوکړو، که د غربت په حساب د اوکړو او که د Revenue په حساب د اوکړو؟ نو زه دوئ ته وایم چه د تقسیم فارموله په دغے

طریقے که شوی وی، شوے به وی خو دغه رنگے نه ده، دا چرے دغه شانتے نه ده شوے۔ د دے تقسیمونو بنیاد ټول عمر سیاسی پسند او ناپسند وی او دویم سیاسی مجبورئ وی۔ زمونږ فنانس منسټر صاحب، د دے جواب پسے، چه زه د دا تقسیم څنګه اوکړم، چیف منسټر هاؤس او پرائم منسټر هاؤس او سیکرټریټ اسمبلی او کیبنټ ته نه ځی، د دے جواب د ده پخپل ګریوان کښ پروت دے۔ خپل ګریوان کښ د اوګوری څه قسمه تقسیم چه ئے دلته خلقو سره کړے دے، هم هغه قسمه تقسیم به ده سره کیږی۔ که چرے ده په غربت او په مجبورئ او د ضرورت مطابق تقسیم کړے وی نو بل به ئے هم دغسے اوکړی خو که چرے ده په سیاسی پسند نا پسند، په سیاسی لین دین، په سیاسی مجبورئ کړے وی نو بل ئے هم هغسے کوی، دغه ئے آسانه طریقه ده، دغه ئے آسانه خبره ده جی۔ بل زمونږه یو ممبر صاحب اووئیل جی، فیډرل ګورنمنټ ئے Criticize کړو، د دے تقسیم د پاره چه د فیډرل ګورنمنټ خلاف د Resolution مونږه Unanimous پاس کړو، نو د فیډرل ګورنمنټ خو تش یو کال شوے دے او هغه خو په ړومبنی ځل تقسیم کوی۔ Resolution د هغه چا خلاف پاس کړئ چه د ورستنی شل کالو نه په دے کرسو ناست دی او د هغوی په وخت کښ دا تقسیمونه شوی دی۔ زمونږه خو لا باری هم نه ده راغلے۔ اوس په ړومبنی ځل به تقسیم کوؤ، دغه شوه دویمه خبره جی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> فنانس منسټر راونیسئ۔ (قہقہہ)

<u>ایک آواز:</u> پوهه نه شو، عبدالاکبر خان۔

<u>جناب سعید خان:</u> بیا ئے اووایه جی۔ لهذا جی، زما د خبرے منطق دا دے چه هسے طنز برائے طنز، مونږه له ئے هم چل راځی او ټولو له ئے ورځی، د دغے نه څه نه جوړیږی۔ کوم چه ګناهګار دی، هغه تیر شوے وخت والا دی، مونږه چه یو، مونږه پاک یو۔ زمونږه خو د سره پارټی کال مخکښ جوړه شوے ده نو د کوم آړخ نه حساب کتاب د رکړو؟ والسلام۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. The sitting is adjourned till 10.00 A.M tomorrow morning.

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 9 مارچ 2004 صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)